ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

شرح چندہ پیشگی
ہندوستان۔ معاونین۔ عام خریدار۔ ششماہی۔ بیرون ہند
قیمت فی پرچہ ایک آنہ۔ مینیجر رشید احمد خان

تاریخہائے اشاعت:۔ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ یکم ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

(۱) سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ ۱۴ مئی کو لاہور تشریف لے گئے اور ۱۷ مئی کو واپس دارالامان میں رونق افروز ہوئے آج ۲۰ مئی کو خدا کے فضل سے حضور کی صحت قابل حمد ہے۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

(۳) **دعائے مغفرت۔** مکرمی ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کے والد بزرگوار جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ اپنے وطن کنجاہ میں وفات پا گئے۔ ۱۸ مئی کو ان کی نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔

۱۹ مئی کو مرزا عبدالغنی صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ کے والد بعمر ۸۰ سال محلہ دارالبرکات میں فوت ہو گئے۔ مرحوم نے مرتے وقت تک احمدیت میں داخل ہونے کی آمادگی ظاہر کی۔ مگر افسوس کہ بیعت نہ کر سکے۔ اور فوت ہو گئے۔ ان کا جنازہ حاجی محمد اسماعیل صاحب پریذیڈنٹ محلہ نے پڑھایا۔ جس کے بعد ان کی نعش کو حسب خواہش

(باقی دیکھو کالم ۳ صفحہ ہذا)

ایک اور مبارکباد

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب خلف الرشید حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ کا عقد نکاح

۱۱ مئی ۱۹۳۹ء بروز جمعرات یہ دوسری مبارک تقریب ظہور میں آئی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔اے بارایٹ لاء ابن حضرت میرزا شریف احمد صاحب کے نکاح کا خطبہ پڑھ کر محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم میرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے۔ ای۔اے۔سی خلف مرزا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر عقد باندھا۔ بعد اعلان نکاح دف بجایا گیا۔ اور چھوہارے تقسیم کئے گئے۔ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے حرم مرحومہ کے بطن سے ہیں۔

اس مبارک تقریب پر خاکسار ایڈیٹر فاروق معہ متعلقین خود و عملہ دفتر فاروق حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور محترمہ بو صاحبہ ام مرزا ظفر احمد صاحب اور تمام ممبران خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں تحفہ مبارکباد پیش کرتا ہوا دعا گو ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس جوڑے کو اسلام اور احمدیت کے لئے بیشمار نعمتوں اور برکتوں کا ذریعہ بنائے۔ اور جانبین کے خاندانوں کو ہر ساعت و ہر لمحہ دولہا اور دولہن کی طرف سے مسرت و شادمانی کے نظارے دکھائے۔ آمین۔

درخواست دعا۔ مکرمی مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ سٹیٹ جو چند عوارض میں مبتلا ہیں۔ اپنی صحت کامل کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت کامل اور لمبی عمر!

ان کے غیر احمدی خویش و اقارب لے کے لاہور لے گئے۔ احباب دونوں فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں ملک غلام فرید صاحب اور مرزا عبدالغنی صاحب اور ان کے متعلقین سے پوری ہمدردی ہے۔ خدا مغفرت کرے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

محمود احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی والدہ اشرف بی بی صاحبہ اہلیہ میاں غلام احمد صاحب احمدی نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء کو فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کو خدا صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

ولادت۔ مکرم مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کو خدا تعالےٰ نے حرم ثانی سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ احباب اسکی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ ہم مرزا صاحب کو اس مولود مسعود کی ولادت پر مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا اسکو زندگی اور سعادت سے وافر حصہ دے۔ آمین۔

نکاح و رخصتانہ۔ ۱۷ مئی کو قاضی اکمل صاحب کے فرزند ارجمند قاضی عبدالرحمٰن صاحب جنید کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قاری غلام محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کی دختر مبارکہ بیگم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اور ۱۸ مئی کو بعد عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں قاضی صاحب نے چند احباب کو برات میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا تھا۔ اور وہ شامل ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انچارج تحریک جدید کا نہایت ضروری اعلان

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کے مطابق تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے غیر احمدی دوستوں کے طبقہ میں اخبار جاری کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے امید واثق ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعید الفطرت اصحاب کی طبائع میں نمایاں تبدیلی ہوگی۔ لیکن اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے۔ احباب خلوص دل سے مدد فرمائیں گے۔ اور مندرجہ ذیل قسم کے ایڈریس کی لسٹ بہت جلد (زیادہ سے زیادہ سات دن تک) ارسال فرمائیں گے۔

(۱) معزز غیر احمدی اصحاب جن کے متعلق یقین ہو کہ اخبار سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں گے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقعہ دیں گے۔ اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ پتہ جات کی لسٹ علاقہ کے چیدہ چیدہ مقامات پر مشتمل ہو۔ تاکہ تبلیغ سارے علاقہ میں پھیل سکے۔

(۲) ایسی لائبریریاں جہاں لوگ کثرت سے مطالعہ کے لئے جاتے ہوں۔ (۳) سکولوں اور کالجوں کی لائبریریاں جہاں لڑکوں کے مطالعہ کے لئے ریڈنگ روم بھی ہوں۔

ضروری نوٹ۔ ہندوستان کے صوبہ جات میں جہاں جہاں اردو زبان بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ وہاں کے دوست بھی ان امور کی اطلاع بہت جلد بھجوائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

معلم کی ضرورت

ایک ایسے نوجوان مولوی صاحب کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی بھی جانتے ہوں اور علاقہ مدراس کے ایک شہر میں جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کر سکیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں (ڈاکٹر) مفتی محمد صادق صاحب قادیان

نہایت ضروری دعا کی درخواست

مکرم ملک عزیز احمد صاحب مبلغ تحریک جدید مقیم سرابایا (جاوا) خود بعارضہ بخار اور ان کا لڑکا بعارضہ نمونیا بیمار ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے لئے خاص توجہ اور درد دل سے دونوں کی صحت کامل اور درازی عمر کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

توجہ سے دعا کریں

محترم سید شاہ محمد صاحب مبلغ تحریک جدید پدرو کرتو (جاوا) پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب توجہ سے اپنے مخلص دور افتادہ مجاہد کی صحت کے لئے بالالتزام دعا فرما کر شکریہ کے مستحق ہوں۔

مبارکبادی

قران السعدین

ظفر احمد کے سر سہرا مبارک صد مبارک ہو
مرادیں دل کی بر آنا مبارک صد مبارک ہو
ہویدا مطلعِ امید سے خورشید نصرت ہے
عزیز قوم سے رشتہ مبارک صد مبارک ہو
مسیح و مہدیٔ موعود کے پوتے کی شادی میں
ثمر نسلاً بعیداً کا مبارک صد مبارک ہو
ظفر مندی کو نسبت خاص حاصل ہے شرافت سے
دلہن والوں کو یہ دولہا مبارک صد مبارک ہو
دلہن بھی گوہر دُرجِ سعادت با کرامت ہے
یہ سلکِ احمدؐ والا مبارک صد مبارک ہو
بہار آئی چمن میں ہر طرف نغمہ سرائی ہے
کھلا ہے اک گل رعنا مبارک صد مبارک ہو
دعا ہے میرے مولیٰ تیرے فضل و رحم دائم سے
ابد تک جوڑے جوڑے کا مبارک صد مبارک ہو
یہ منبع ہوں حقائق کے یہ مرجع ہوں خلائق کے
انہیں اتمام نعمتہا مبارک صد مبارک ہو
علوم حق کے عالم ہوں یہ سب اسلام کے خادم ہوں
اور ان کو احمدی جھنڈا مبارک صد مبارک ہو
لواء حمد کے حامل رہیں ہر فن میں کامل ہوں
سلوک صاحب اَسریٰ مبارک صد مبارک ہو
نصیبا بنائے فارس کے ہوں اکمل سینکڑوں خوشیاں
خدا کے فضل کا سہرا مبارک صد مبارک ہو

ولادت

مکرم ملک احمد خاں صاحب ریحاں مجاہد تحریک جدید کلرک دار الصناعت قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۸ اپریل ۱۹۳۹ء کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اس کا نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے رشید احمد رکھا۔ خدا تعالیٰ مولود کو خادم دین و با اقبال و با عمر بنائے۔ آمین

قابل توجہ امراء جماعتہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان

نظارت ہذا کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا تھا کہ سالانہ رپورٹیں تیار کر کے ۱۵ مئی تک بھجوا دی جائیں۔ اور رپورٹوں کی تیاری کے لئے بعض عنوان مقرر کر دیئے گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو اخبار الفضل مجریہ ۱۸ اپریل و ۲۹ اپریل و اخبار فاروق مجریہ ۲ مئی ۱۹۳۹ء) مگر مجھے سخت افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک جبکہ مقررہ میعاد گذر چکی ہے۔ قریباً ایک درجن جماعتوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اسلئے میں دوبارہ یاد دہانی کرتا ہوں۔ کہ ان ہدایات کے ماتحت جو مذکورہ بالا اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء تک سالانہ رپورٹیں تیار کر کے ارسال کر دی جائیں۔ جن امراء و پریذیڈنٹ صاحبان نے سال بھر سلسلہ کی خدمت کی ہے۔ ان کے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنے کام کا مختصر طور پر اب اظہار کریں۔ جو کہ نہایت ضروری ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

رشتہ کی ضرورت

ایک نہایت معزز خاندان کی لڑکی کے لئے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہے۔ اور خواندہ امور خانہ داری سے خوب واقف ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ افغان خاندان کے لئے نادر موقع ہے۔ لڑکا صاحب جائیداد اور بر سر روزگار ہو۔ جملہ خط و کتابت بنام منیجر فاروق کی جائے۔ اور جواب کے لئے ہر درخواست کے ساتھ ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجے جائیں۔

سلسلہ احمدیہ کی ہر ایک نئی و پرانی کتاب
دار الکتب قادیان احمدیہ بازار سے
طلب کریں
بذریعہ وی۔پی ارسال کی جائیں گی۔
منیجر دار الکتب قادیان احمدیہ بازار

خاص دعاؤں کی درخواست

نواب چودھری محمد الدین صاحب مشیر مال ریاست جودھپور کا فرزند گرامی چودھری محمد سعید صاحب چند روز سے بعارضہ تپ محرقہ کراچی میں بیمار ہے۔ اور وہاں کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ محترم نواب صاحب موصوف بھی جودھپور سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ احباب ضروری طور پر دردِ دل سے عزیز موصوف کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے یاد رکھ کر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو جلد صحت کامل اور زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فاروق

جلد ۲۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ مئی سنہ ۳۹ء | نمبر ۱۹

خطبہ جمعہ مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۹ء

مساجد کی توسیع کے متعلق چندہ کا اعلان

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں صدر انجمن احمدیہ اور جماعت کو دو امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ان میں سے ایک کا تعلق

صدر انجمن احمدیہ

سے ہے۔ اسلیئے میں نے اس کا نام لیا ہے دوسرے کا تعلق جماعت سے ہے۔ اور پہلے کا جماعت سے بھی ہے۔ پہلا امر جس کا تعلق دونوں سے ہے۔ وہ ہماری

مساجد کی توسیع کا سوال

ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ جب سے گرمی تیز ہوئی ہے۔ مسجد کا ایک گوشہ سائبان نہ ہونے کی وجہ سے خالی پڑا رہتا ہے۔ دھوپ کی وجہ سے لوگ وہاں بیٹھ نہیں سکتے۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ اسلام جس قسم کی مشقت کی برداشت کی عادت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور صحابہ جن حالات سے گزرتے تھے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس خالی جگہ میں نہ بیٹھ سکنا اسلام کے معیار کے مطابق نہیں۔ عرب کے شمالی حصہ میں گو سردی بھی پڑتی ہے۔ مگر بالعموم وہاں شدید گرمی پڑتی ہے۔ ایسی شدید کہ لوگ گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ مگر اس کے باوجود

صحابہ مسجد نبویؐ کے کھلے صحن میں

آکر نمازیں پڑھتے تھے۔ ایسی کڑکتی دھوپ میں جو یہاں سے زیادہ تیز ہوتی تھی۔ اور ایسی گرمی میں جو یہاں سے زیادہ شدید ہوتی تھی۔ صحابہؓ اگر بغیر کسی سائبان کے کھلے صحن میں نماز پڑھتے تھے سوائے ان چند ایک کے جن کو چھت کے نیچے جگہ مل جاتی تھی۔ باقی سب کے سب کھلے میدان میں دھوپ میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور صحن میں اس قدر کنکر ہوتے تھے۔ کہ صحابہ رضؓ کا بیان ہے۔ ہم چار پانچ بار ہاتھ مارتے تھے۔ تب بھی سجدہ کے لئے جگہ صاف نہ ہوتی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دیکھا۔ تو فرمایا۔ کہ تین بار تک تم ہاتھ مار سکتے ہو۔ اس سے زیادہ مرتبہ نہیں۔ اور اسی معیار کے مطابق تو صدر انجمن احمدیہ اور منتظمین کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہاں تو ویسی دھوپ نہیں ہوتی۔ اسلیئے بغیر سائبان کے اگر بیٹھنا پڑے تو کیا حرج ہے۔ لیکن

ہر زمانہ کے حالات

مختلف ہوتے ہیں۔ اور پھر جب باقی لوگ سائبان کے نیچے بیٹھے ہوں۔ تو دوسروں کو بھی

دھوپ میں بیٹھنے میں تامل

ہوتا ہے۔ ہاں اگر سائبان بالکل ہی ہٹا دیں۔ اور اسی قسم کے حالات سے گزریں۔ جن میں سے صحابہ گزرتے تھے۔ تو یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔ لیکن جب کچھ لوگ تو آرام سے بیٹھے ہوں۔ تو بعض سے یہ توقع رکھنا۔ کہ وہ دھوپ میں ہی بیٹھ جائیں۔ ٹھیک نہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جن کو سائے میں جگہ نہیں ملتی۔ ان کو یہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ کہ تمہیں کس نے کہا تھا۔ کہ پہلے نہ آؤ۔ اگر پہلے آجاتے۔ تو ضرور اچھی جگہ مل جاتی۔ اور یہ جواب بھی معقول ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جب انسان کے اندر کمزوری ہو۔ تو ایسے موقعہ پر اس کا نفس اسے یہ جواب نہیں دیتا۔ کہ دھوپ میں بیٹھنے کی ذمہ واری مجھ پر ہی ہے۔ اگر پہلے آجاتا۔ تو سایہ میں جگہ مل جاتی۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص نماز کے لئے پہلے آتا۔ اور امام کے انتظار میں بیٹھتا ہے۔ اُسے ثواب ملتا ہے ثواب بھی حاصل کر سکتا۔ اور اس طرح ظاہری آرام کے ساتھ ثواب بھی حاصل ہوتا۔ مگر ہر انسان کا نفس اتنا مکمل نہیں ہوتا۔ کہ اس کے

دماغ کو صحیح مشورہ

دے۔ اور صحیح راہ پر چلائے۔ اسلیئے بالعموم انسانی دماغ غلط راہ پر لگتا ہے۔ اور یہی سمجھتا ہے۔ کہ میں کیوں تکلیف اٹھاؤں۔ اسلیئے جہاں اتنے سائبان بنوائے گئے ہیں۔ وہاں اس خالی جگہ کے لئے بھی بنوائے جا سکتے تھے۔ بلکہ لاہور سے تو دو تین روز میں خریدے جا سکتے تھے۔ اور اگر تیار نہ ملتے۔ تو ہفتہ دو ہفتہ میں تیار کرائے جا سکتے تھے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اس کے علاوہ

ایک اور سوال

بھی ہے۔ اور وہ مسجد مبارک کا ہے۔ اس کی توسیع کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ اس پر دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اسکی توسیع کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ پھر مسجد اقصےٰ کی موجودہ وسعت کے باوجود اگر اس خالی جگہ میں سائبان بھی ہوں تو بھی میں سمجھتا ہوں۔ یہ ابھی ناکافی ہے۔ سردیوں کے دنوں میں جب سب جگہ لوگ بیٹھے ہوتے تھے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ پھر بھی بعض لوگ گلیوں میں کھڑے ہوتے تھے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ابھی اسکی وسعت کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ

عورتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں

وہ جمعہ کے ثواب سے بالکل محروم رہتی ہیں۔ ایک عرصہ سے وہ جمعہ اور خطبہ سے محروم رہتی ہیں۔ اب لاؤڈ سپیکر لگ جانے کی وجہ سے وہ ام طاہر کے صحن میں جمع ہو کر شامل ہو جاتی ہیں۔ لیکن مسجد میں آکر نماز پڑھنا جو ثواب رکھتا ہے۔ وہ کسی کے گھر میں بیٹھ کر پڑھنے سے بہت زیادہ ہے۔ پس میرے نزدیک مسجد اقصےٰ میں توسیع کی بھی ابھی ضرورت ہے۔ اور مسجد مبارک کی بھی۔ اسی لئے کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے تحریک کی تھی۔ اگر

صدر انجمن احمدیہ اور ذمہ وار افسر

اس پر توجہ کرتے۔ اور اپنی ذمہ واری کو سمجھتے۔ تو اب تک یہ کام ہو چکا ہوتا۔ میں نے جب اس کے متعلق خطبہ پڑھا۔ تو باوجودیکہ میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ اس تحریک میں دس روپیہ سے زیادہ کسی سے نہیں لیا جائے گا۔ پھر بھی ایک عورت نے اپنی

دو سَو روپیہ کے قریب مالیت کی چوڑیاں

اس فنڈ میں داخل کرنے کے لئے مجھے بھیج دیں۔ جو میں نے بہ زور واپس کیں۔ اور کہا۔ کہ آپ اس میں دس روپیہ تک ہی دے سکتی ہیں۔ تو اس خطبہ کے بعد طبائع میں ایک جوش پیدا ہوا تھا۔ باہر سے بھی اس کے متعلق مجھے کئی خطوط آئے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر صدر انجمن احمدیہ کام کرتی۔ تو اس خطبہ کا افراد پر اس قدر اثر تھا۔ کہ اب تک یہ کام ہو چکا ہوتا۔ لیکن اس نے نہ تو اس آواز کو سب کے کانوں تک پہنچانے کی ضرورت سمجھی۔ نہ اپنی کوئی ذمہ واری محسوس کی۔ نہ اس کے متعلق کوئی ریزولیوشن پاس کیا۔ اور نہ بیت المال نے اس تحریک سے فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے بس خطبہ سنا اور مسکرا کر چل دیئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ تحریک ہو چکی۔ حالانکہ

ہر تحریک کامیابی کے لئے پروپیگنڈا چاہتی ہے

ضروری ہوتا ہے۔ کہ لوگوں تک اسے پہنچایا جائے۔ اور وصولی کا انتظام کیا جائے۔ آواز کان میں پڑی۔ اور سنکر چلے گئے۔ یہ علامت تو قرآن کریم نے منافقوں کی بتائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوئی بات فرماتے۔ تو مومن اسے سنکر ذہن نشین کر لیتے تھے۔ اور عمل پر مستعد ہو جاتے تھے۔ لیکن منافق باہر نکلتے ہی کہتے تھے۔ کہ

ماذا قال اٰنفًا

ابھی ابھی یہ کیا کہہ رہے تھے۔ ہماری جماعت اس بات کی دعویدار ہے۔ کہ وہ خلافت کا احترام کرتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو

سب سے زیادہ احترام مرکزی انجمن کی طرف سے ظاہر ہونا چاہیئے،

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ وہی سب سے زیادہ میری ہدایات کو نظر انداز کرتی ہے۔ اسکی مثال بالکل من چہ سرائم وطنبورہ من چہ سراید والی ہے۔ طنبورہ کچھ اور کہتا ہے۔ اور بجانے والا کچھ اور بجاتا ہے۔ اور اس کے باوجود ناظر شکایت کرتے ہیں۔ کہ آپ پبلک میں ہمارے خلاف ریمارکس کرتے ہیں۔ اس سے پبلک میں ہماری عزت قائم نہیں ہوتی۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ خالی عزت کس کام کی۔ جس سے اسلام کو کچھ فائدہ نہ پہنچے۔

تم لوگ اپنے طریق کو بدلو

پھر خود بخود تمہاری عزت قائم ہو جائے گی جب تک تم اس ہستی سے اپنے آپ کو وابستہ نہیں کرتے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور امیر المؤمنین بنایا ہے۔ میں کتنا ہی کیوں نہ کہوں۔ لوگ تمہاری عزت نہیں کریں گے۔ کیونکہ عزت اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ اس شخص کی عزت کس طرح کر سکتا ہے۔ جو اس کے

مقرر کردہ خلیفہ کی عزت

نہیں کرتا۔ جب تک آپ لوگ گوش بر آواز نہیں رہتے۔ اور یہ خیال نہیں رکھتے۔ کہ کیا آواز امیر المؤمنین کی طرف سے آئی ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرنے کے لئے مستعدی سے دوڑ نہیں پڑتے۔ اس وقت تک آپ لاکھ سر پٹکیں۔ اپنی عزت قائم نہیں کر سکتے۔ جس دن آپ لوگ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں گے۔ اسی دن لوگوں میں بھی آپ کی عزت قائم ہو جائیگی۔ اب کہ صدر انجمن احمدیہ اس کام میں ناکام ہو چکی ہے۔ میں اسے جہاں تک قادیان اور اس کے گرد و نواح کے دیہات کا تعلق ہے۔

خدام الاحمدیہ کے سپرد

کرتا ہوں۔ اور نیشنل لیگ سے بھی خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کام میں اسکی مدد کرے۔ گو ایسی باتیں اس کے پروگرام میں شامل نہیں۔ لیکن رفاہ عام کا کام کرنا اس کا فرض ہے۔ پس

نیشنل لیگ والے بھی اپنی خدمات ان کے سپرد کر دیں

اور وہ تین دن کے اندر اندر ساری قادیان بھینی۔ کھارا۔ ننگل۔ احمد آباد اور قادر آباد سے وصولی کے لئے حلقے مقرر کر کے آئیوالی جمعرات کے روز ہر احمدی گھر کے تمام مرد و عورت و بچہ سے ایک آنہ فی کس کے حساب

توسیع مساجد کے لئے چندہ وصول کریں

بچوں کی طرف سے ان کے ماں باپ ادا کریں۔ اس سے زیادہ جو دینا چاہے۔ بے شک دے۔ لیکن دس روپیہ سے زیادہ کسی سے نہ لیا جائے۔ ایک آنہ سے کم کسی سے نہ لیا جائے۔ اور دس روپے سے زیادہ۔ اور جو لوگ ایک آنہ بھی نہ دے سکیں۔ ان کی طرف سے وہ لوگ ادا کریں۔ جو دس روپیہ سے زیادہ دینا چاہتے ہیں۔ ہم تو کسی سے دس روپیہ سے زیادہ نہیں لیں گے۔ لیکن جو زیادہ دینا چاہیں۔ وہ اپنے غریب بھائیوں کی طرف سے دے دیں۔ یہ بھی ثواب حاصل کرنے کا ایک طریق ہے۔ اس طرح جو غریب نہیں دے سکتا۔ اسے بھی ثواب مل جائے گا۔ اور ان کو خدا تعالےٰ کے بندہ کا دل رکھنے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ پس جو لوگ گھر کے ہر فرد کی طرف سے ایک آنہ دے سکیں۔ وہ دے دیں۔ مگر جو زیادہ دینا چاہیں۔ وہ دس روپیہ تک دے سکتے ہیں۔ اور

جو اس سے بھی زیادہ دینا چاہیں۔ وہ اپنے غریب بھائیوں کی طرف سے دے دیں۔ جو لوگ ایک آنہ بھی نہ دے سکیں۔ ان کی بھی ایک فہرست بنالی جائے۔ اور پھر جو زیادہ دینا چاہیں۔ وہ ایسے لوگوں کی طرف سے دے دیں۔

قادیان اور اس کے ارد گرد کی احمدی آبادی

دس بارہ ہزار ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ ان میں سے ہر شخص ایک آنہ ہی دے۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو زیادہ دیں گے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میرے خطبہ کو سنکر ایک عورت نے دو سو روپیہ کا زیور دے دیا تھا۔ بعض مردوں نے بھی اصرار کیا تھا۔ کہ ان سے دس روپیہ سے زیادہ منظور کیا جائے۔ اور باہر سے بھی بعض نے دس روپیہ سے زیادہ بھیج دیئے تھے۔ اور جب ان کو لکھا گیا۔ کہ اس تحریک میں دس روپیہ سے زیادہ نہیں لئے جا سکتے۔ تو انہوں نے لکھا۔ کہ ہمارے خاندان کے اتنے افراد ہیں۔ ان کی طرف سے محسوب کر لیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جوش ہے ان مقامات مقدسہ کی وسعت میں حصہ لینے کا جنہیں اللہ تعالےٰ نے دنیا کے لئے

دائمی برکات کا موجب

بنایا ہے۔ جماعت ان کی قدر و منزلت کو بخوبی سمجھتی ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں اپنے حوصلہ اور ہمت کے مطابق ضرور حصہ لے گی۔ پس قادیان اور ملحقہ جماعتوں سے آئندہ جمعرات کے روز چندہ اکٹھا کیا جائے۔ اور باہر کی جماعتوں سے بھی

خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ یا دوسرے لوگ کوشش کریں

پہلے اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد کا اچھی طرح جائزہ لے لیں۔ اور پھر ایک ہی دن سب جماعت نکل کھڑی ہو۔ اور ہر ایک سے کم سے کم ایک آنہ وصول کرے۔ حتیٰ کہ بچوں سے بھی لیا جائے۔ خواہ کوئی بچہ ایک دن ایک گھنٹہ یا ایک سیکنڈ کا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے والدین اسکی طرف سے بھی ادا کریں۔ اور جو ایک آنہ بھی نہ دے سکتے ہوں۔ ان کی طرف سے دوسرے جو زیادہ دینا چاہتے ہوں۔ دے دیں۔ جو آسودہ حال لوگ خواہش رکھتے ہوں۔ کہ زیادہ دیں۔ انہیں اس قانون سے تو مستثنےٰ نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں وہ اپنے غریب بھائیوں کی طرف سے دے سکتے ہیں۔

پس قادیان۔ ننگل۔ بھینی۔ کھارا۔ احمد آباد قادر آباد میں سے اگلی جمعرات کو چندہ وصول کیا جائے۔

اس کام کے لئے وفد مقرر کر دیئے جائیں

ایک وفد تو وصولی کے لئے ہو۔ اور دوسرا یہ دیکھنے کے لئے کہ وصولی صحیح طور پر ہو گئی ہے۔ اور جو نہ دے سکے۔ اسے چھوڑیں نہیں۔ بلکہ اس کا نام بھی ضرور لکھ لیں۔ اور ساتھ لکھ دیں کہ غربت کی وجہ سے نہیں دے سکا۔ یا نہیں دینا چاہتا۔ تاہم اسکی طرف سے ادا کرا دیں۔ اور اس طرح وہ لوگ بھی جو نہیں دے سکتے۔ یا جنہوں نے نہیں دیا۔ ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔ جس شخص کو توفیق ہے اور وہ نہیں دیتا۔ وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اگر ہم اسکی طرف سے دے دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کا گناہ معاف کر کے آئندہ اسے نیکی کے کام میں شامل ہونے کی توفیق دے دیگا۔ پس جو نہیں دیتا۔ یا نہیں دے سکتا۔ دونوں کے نام لکھ لئے جائیں۔ اور ہم کوشش کریں گے۔ کہ دوسروں کی طرف سے وہ کسر پوری ہو جائے۔ اور ان کا خانہ خالی نہ رہے۔ یہ تو مساجد کے متعلق پہلی بات تھی۔ دوسرا امر جو خالص جماعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ

تحریک جدید کا چندہ

ہے۔ اس کے اعلان پر چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ نومبر دسمبر۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ اس وقت تک ایک لاکھ ۲۶ ہزار سے زیادہ کے وعدے آ چکے ہیں۔ اور ہندوستان سے باہر کی جماعتیں ابھی باقی ہیں۔ خیال ہے۔ کہ کل وعدے ایک لاکھ ۲۹ - ۳۰ ہزار کے ہو جائینگے اس چھ ماہ کے عرصہ میں اگر باہر کے چندے نکال بھی دیئے جائیں۔ تو ایک لاکھ دس ہزار کے قریب ہندوستان کے وعدے ہوں گے۔ جس میں سے نصف یعنی ۵۵ ہزار کے قریب اب تک وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ

اس وقت تک صرف ۲۴ ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے

جو گویا وعدوں کا پانچواں حصہ ہے۔ حالانکہ چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ جوبلی فنڈ میں چندے دینے کی وجہ سے یہ تاخیر ہو رہی ہے۔ تو میں سمجھتا۔ یہ معمولی بات ہے۔ کسی کا پہلے وصول ہو گیا۔ اور کسی کا بعد میں۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ

جوبلی فنڈ کا چندہ بھی اس رفتار سے وصول نہیں ہو رہا

کہ سمجھا جائے۔ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کے رستہ میں روک بن رہا ہے۔ البتہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ میں گذشتہ دو ماہ میں خوشکن زیادتی ہوئی ہے۔ جس میں شوریٰ کے مقرر کردہ چندہ سے دو ہزار روپیہ زائد آیا ہے۔ چندہ عام اور حصہ آمد کی رقم دو لاکھ تیس ہزار تھی۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے دو لاکھ تینتیس ہزار پانچ یا چھ سو وصول ہوا ہے۔ گویا جماعت نے

چندہ عام اور وصایا کی طرف زیادہ توجہ

کی ہے۔ اور یہ بتاتا ہے۔ کہ جوں جوں بچے جوان ہوتے اور بے کار کام حاصل کرتے ہیں۔ اور آمد رکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ جماعت کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی۔ تو اسراف سے بچنے کے لئے جو میں نے ہدایات دی ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہوئے مالی لحاظ سے جو دقتیں اس وقت درپیش ہیں۔ وہ دور ہو جائیں گی۔ مگر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں یہ اتنی ترقی نہیں۔ جتنی کمی تحریک جدید کے چندوں میں ہے۔ یہ کمی دراصل اس وجہ سے ہوتی ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے۔ کل دے دونگا۔ یہ بھی

نفس کا دھوکا

ہوتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے۔ آج نہیں کل دے دیں گے۔ اور کل کہہ دیتا ہے۔ کہ پرسوں دے دیں گے۔ پھر بعض اوقات وہ سمجھتا ہے۔ یہ بھی دینا ہے۔ اور وہ بھی دینا ہے۔ اور وہ گھبرا کر بجائے اس کے کہ کوشش کو زیادہ کرے۔ ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ اور جب بوجھ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ پھر بالکل ہی کوشش چھوڑ دیتا ہے۔ پنجابی کی ایک ضرب المثل ہے۔ جس کے صحیح معنے تو میں نہیں جانتا۔ مگر مفہوم سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

چڑھیا سوتے لتھا بھو

بھو کے لفظی معنی تو میں نہیں جانتا۔ لیکن اس کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے۔ کہ جب کسی انسان پر سو روپیہ قرض ہو جاتا ہے۔ تو وہ بے باک ہو جاتا ہے۔ اور

قرضے کا خوف جاتا رہتا ہے

وہ سمجھتا ہے۔ سو کون ادا کرے۔ جب تک دس بیس یا تیس چالیس قرض ہو۔ وہ جدوجہد کرتا ہے۔ کہ اتر جائے۔ مگر جب سو ہو جائے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ اب یہ اترنا تو ہے نہیں۔ جانے دو۔ کیا کوشش کرنی ہے۔ تو بعض کمزور طبع لوگ جب ان پر زیادہ بوجھ ہو جائے۔ تو بجائے اس کے کہ ذمہ واریاں ادا کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زیادہ جدوجہد کریں۔ چپ بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک بزدل انسان کے نقطۂ نگاہ سے تو ممکن ہے۔ یہ حالت تسلی بخش ہو۔ لیکن یہ ایسی بات ہے۔ جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا اور سمجھتا ہے۔ کہ اب میں چونکہ اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے میرے واسطے کوئی خطرہ بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جدوجہد کرنے والے کے لئے اگر ایک فی صدی امکان بھی باقی ہو۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ ۹۹ فی صدی امکانات تباہی کے ہوں۔ اور ایک بچاؤ کا ہو۔ تو بھی وہ ضرور کوشش کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ ممکن ہے یہی ایک میرے لئے مقدر ہو۔ اور میں بچ جاؤں۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ

ذمہ واریوں کو ادا کرنے کے ذرائع

کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے۔ اور جب تک ہم عورتوں اور بچوں کو ساتھ نہ ملائیں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ عورتیں اور بچے ہی ہیں۔ جن کی محبت کی وجہ سے انسان اپنے اوپر بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ بچہ جب بلبلا کر ایک چیز کی خواہش کر رہا ہو۔ تو انسان کا دل رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ چاہے مجھ پر بوجھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اس کی خواہش پوری کر دوں۔ یا اگر بیوی اصرار کے ساتھ کسی چیز کی خواہش کرے۔ تو مرد کہتا ہے۔ کہ چلو اس کا دل کیا دکھانا ہے۔ یہ تعلق چونکہ محبت کے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ مردوں پر زیادہ بوجھ کا باعث ہو جاتے ہیں۔ یورپ میں تو ایسا نہیں ہوتا۔ وہاں تو بوجھ کلبوں اور شرابوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہاں تو لوگ شادیاں کرتے ہی نہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں لوگ زیادہ تر

بیوی بچوں کی وجہ سے زیر بار

ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تک وہ مدد نہ کریں۔ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بعض اوقات ایک انسان نیک ہوتا ہے۔ اور سچی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرے لیکن اسکی بیوی اتنی سخت اور

شدید البطش

ہوتی ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے۔ اگر میں نے روپیہ اس کے کہنے کے مطابق خرچ نہ کیا۔ تو وہ لڑائی دنگہ کرے گی۔ اور اس طرح میری بے عزتی بھی ہوگی۔ تو بچوں کی محبت اور عورتوں سے بعض ڈر اور بعض محبت کی وجہ سے اپنی ذمہ واریاں ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن میں نے بتایا تھا۔ کہ ہماری عورتیں خدا تعالےٰ کے فضل سے اخلاص میں اتنی بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ بہت ہی کم ایسی ہیں۔ کہ اگر ان کے سامنے دین کی ضرورت کو رکھا جائے۔ تو وہ تعاون کرنے اور ہاتھ بٹانے کے لئے تیار نہ ہوں سینکڑوں عورتیں ایسی ہیں۔ جو مردوں سے بھی زیادہ

دین کا جوش

رکھتی ہیں۔ اور ایسی بھی ہیں۔ جو مردوں کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ اپنی ذمہ واریاں ادا کریں۔ دوسری قوموں میں ایسی مثالیں بہت ہی کم ہیں۔ کئی سال ہوئے میں نے تحریک کی تھی۔ کہ عورتوں کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ چندوں کی وصولی میں مدد کریں۔ اس پر ایک جماعت نے لکھا۔ کہ ان کے ہاں ایک دوست تھے۔ جو بہت سست تھے۔ وہاں کے دوستوں نے جا کر ان کی بیوی سے کہا۔ کہ اس دین کے کام میں آپ ہماری مدد کریں۔ اس دوست نے جب تنخواہ لا کر بیوی کو دی۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ آپ چندہ دے آئے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ چندہ تو نہیں دیا۔ سکرٹری ملا نہیں تھا۔ پھر دے دونگا۔ مگر بیوی نے کہا۔ کہ

میں تو ایسے مال کو ہاتھ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوں

جس میں سے خدا تعالےٰ کا حق ادا نہ کیا گیا ہو میں تو نہ اس سے کھانا پکاؤں گی۔ اور نہ کسی اور کام میں صرف کرونگی۔ مرد نے کہا۔ کہ چندہ میں صبح دے دوں گا۔ اس وقت دیر ہو چکی ہے۔ رکھو۔ مگر بیوی نے کہا۔ کہ پہلے چندہ ادا کر آؤ۔ پھر میں ہاتھ لگاؤں گی۔ اور اگر اس وقت جا کر ادا نہیں کر سکتے۔ تو ابھی اپنے ہی پاس رکھو۔ اس پر وہ شخص اسی وقت گیا۔ اور جا کر سکرٹری سے کہا۔ کہ پتہ نہیں تم لوگوں نے کیا جادو کر دیا ہے۔ کہ میری بیوی تو روپیہ کو ہاتھ نہیں لگاتی۔ اور کہتی ہے۔ کہ جب تک چندہ ادا نہ ہو۔ میں اسے خرچ ہی نہیں کرونگی۔ اسی وقت چندہ ادا کیا۔ اور کہا کہ آئندہ تنخواہ کے ملنے کے دن ہی مجھ سے چندہ لے لیا کرو۔ تا گھر میں جھگڑا نہ ہو۔ تو وہ عورت تھی مگر

مرد سے زیادہ ہمت اور جوش

رکھتی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اس مرد کے دل میں دینے کی خواہش تو ہو۔ مگر چونکہ خرچ بیوی کرتی تھی۔ اس لئے وہ ڈرتا ہو۔ کہ کہیں گھر میں جھگڑا نہ ہو۔ اور جب اسے معلوم ہو گیا۔ کہ اسکی بیوی کی بھی یہی خواہش ہے۔ تو اس نے بھی آگے قدم بڑھا لیا ہو۔ تو ہماری عورتوں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا اخلاص اور جوش موجود ہے۔ کہ اگر ان کو دین کی ضرورت سے آگاہ کر دیا جائے۔ تو ساٹھ فی صدی ان میں سے تعاون کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اور جب ان کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے مرد اس لئے چندے ادا نہیں کر سکتے۔ کہ گھر کے اخراجات زیادہ ہیں۔ تو وہ ان کو کم کر کے مدد کریں گی۔ اس کے لئے میں نے ایک تجویز یہ کی ہے۔ کہ میں

عورتوں کے نام ایک چٹھی

لکھوں گا۔ جو ہر عورت کو بھیجی جائے گی۔ اور اس میں ان کو تحریک کی جائے گی۔ کہ وعدہ کریں۔ کہ وہ ہماری مدد کریں گی۔ اور اقتصادی کفایت کر کے اور اپنے خاوندوں کو یاد دلا کر انہیں ذمہ واریوں کے ادا کرنے کے قابل بنا دیں گی۔ اور جو عورتیں یہ وعدہ کریں۔ وہ اپنے دستخط کر کے بھیجدیں۔ ممکن ہے۔ اس تحریک میں پہلے پہل زیادہ کامیابی نہ ہو۔ لیکن اگر مسلسل جاری رکھا جائے۔ تو عورتوں میں ایسی بیداری پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ ایسی ہوشیار ہو جائیں گی۔ کہ پھر یاد دہانی کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اور ایسی عورتوں کی گود میں پرورش پانے والی اولاد بھی ایسی مخلص اور دیندار ہوگی۔ کہ جو اپنی ذمہ واریوں کو سمجھ کر پوری طرح ادا کرے گی۔ اس وقت تک ہماری طرف سے

عورتوں میں بیداری

پیدا کرنے کی پوری پوری جدوجہد نہیں ہوئی۔ ایک طرف تو یورپ نے ان کے اندر ایسی بیداری پیدا کر دی ہے۔ کہ وہ سارا دن ادھر ادھر پھرتی اور ناچتی ہیں۔ اور رات کو جب مرد تھکا ہؤا آتا ہے۔ تو انہیں اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ اور وہ بھی شراب پی کر سو جاتا ہے۔ انہوں نے عورتوں کو اتنا بیدار کیا ہے۔ کہ ان کی نیند ہی اڑ گئی ہے۔ اور خود سو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف ہم ہیں۔ کہ ان کی بیداری کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ حالانکہ اسلام نے عورتوں کو خاص احکام اور ذمہ واریاں دی ہیں۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے کام لیا ہے۔

دنیا اس وقت دو ضدوں کی طرف جا رہی ہے

یورپ نے تو ان کو ایسا بیدار کر دیا ہے۔ کہ موت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ کیونکہ جب نیند نہ آئے۔ تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور ہم نے ان کو ایسا سلایا ہے۔ کہ دیکھنے والا سمجھتا ہے۔ شاید وہ مر چکی ہیں۔ ہم نے ان کی طاقتوں سے کام لینا بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے

خیر الامور اوسطہا

اور قرآن کریم میں بھی امت مسلمہ کو امت وسطی کہا گیا ہے۔ پس ہمارا قدم بھی درمیانی رستہ پر ہونا چاہیئے۔ نہ تو اتنی آزادی دیں۔ کہ ہر قسم کی قیود کو چھوڑ دیں۔ اور نہ ایسی پابندیاں عاید کر دیں۔ کہ

گردنوں میں طوق واغلال

اور پاؤں میں زنجیر و سلاسل ڈال دیں۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ قیود اور پابندیوں کا ان کو پابند بناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آزادی دیں۔ تا مرد اور عورتیں دونوں اپنے اپنے حلقہ میں مفید کام کر سکیں۔ کیونکہ جب تک

عورتوں میں بیداری اور دینی جوش

نہ ہو۔ ہم خود بھی پورے طور پر بیدار ہو کر کام نہیں کر سکتے۔ مرد کا کام گھر سے باہر ہی سہی۔ اور عورت کا گھر میں۔ لیکن جب مرد دیکھے۔ کہ گھر میں اسکی بیوی بیمار اور بے ہوش پڑی ہے۔ تو وہ باہر جا کیسے سکتا ہے۔ مگر جب گھر میں بیوی تندرست اور ہوش میں ہو۔ تو وہ آزادی کے ساتھ باہر جائے گا۔ اور شوق سے ہر کام کرے گا۔ اسی طرح اگر مردوں کو یہ معلوم ہو۔ کہ ہماری بیویاں ہشیار ہیں۔ تو وہ یہ نہیں سوچیں گے۔ کہ ہم اگر کوئی کام کر کے گھر گئے۔ تو بیوی لڑے گی۔ بلکہ ہمارے ساتھ شریک ہوگی۔ تو وہ خوش دلی سے کام کریں گے۔ صحابہ کی عورتیں اسی رنگ میں

دینی امور میں تعاون

کرتی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مقرب صحابی تھے۔ دینی خدمات کا ان کو بہت شوق تھا۔ اور ہمیشہ اس سلسلہ میں ادھر ادھر بھیجے جاتے تھے۔ ایک موقعہ پر ان کا بیٹا بیمار تھا۔ لیکن انہیں کوئی دینی کام پیش آ گیا۔ اور وہ اسے بیماری چھوڑ کر صبح گھر سے نکل گئے۔ بعد میں لڑکا فوت ہو گیا۔ اور وہ شام کو گھر آئے۔ ہمارے زمانہ کی کوئی عورت ہوتی۔ تو آتے ہی ایک دو ہتڑ خاوند کے رسید کرتی۔ اور ایک اپنے آپ کو مارتی۔ کہ کمبخت تجھے کچھ پتہ ہی نہیں۔ بچہ کا کیا حال ہے۔ اور یا پھر برقعہ اوڑھ کر نکل کھڑی ہوتی۔ کہ میں ایسے

منحوس گھر

میں رہوں گی ہی نہیں۔ مگر اس عورت کا خاوند جب گھر آیا۔ تو جانتے ہو۔ اس نے کیا کیا۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ ہنسی خوشی کھانا کھلایا۔ اور جب خاوند نے پوچھا۔ کہ بچہ کا کیا حال ہے۔ تو کہا۔ کہ پہلے سے اچھا ہے۔ کیونکہ وہ فوت ہو چکا تھا۔ اور

تکلیف کی حالت سے نکل چکا تھا

جب مرد کھانا کھا چکا۔ تو اس نے چارپائیاں بچھائیں۔ بستر کئے۔ اور جب سونے لگے۔ تو کہا۔ کہ اگر محلہ کی کوئی عورت میرے پاس کوئی امانت چھوڑ جائے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد آکر واپس مانگے۔ تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ خاوند نے کہا۔ کہ یہ کیا بیہودہ سوال ہے۔

امانت امانت والے کے حوالہ کرنی چاہیئے

اور کیا کرنا چاہیئے۔ تب اس نے کہا۔ کہ اچھا ہمارے پاس بھی اللہ تعالےٰ کی ایک امانت تھی۔ جو اس نے واپس لے لی ہے۔ اسکی بجائے اگر وہ روتی پیٹتی۔ تو ممکن تھا۔ اگلے روز خاوند کی توجہ ہی خدمت دین سے ہٹ جاتی۔ اور وہ کہتا۔ کہ خدمت تو کی۔ مگر گھر میں چین نہیں۔ اب کچھ توجہ گھر کی طرف بھی کرنی چاہیئے۔ مگر اس نے ایسا نمونہ پیش کیا۔ کہ اسکو یہی خیال ہوا ہوگا۔ کہ میں جتنی بھی خدمت کروں۔ کوئی ڈر نہیں۔

گھر میں ایک محافظہ

موجود ہے۔ پس عورتیں اگر اندرونی ذمہ واریاں برداشت کریں۔ تو مرد آزادی کے ساتھ باہر جا سکتا۔ اور خدمت کر سکتا ہے۔ اور عورتوں میں بیداری اور دینی روح کا پیدا کرنا اشد ضروری ہے۔ وہ مرد کبھی کامل نہیں ہو سکتا۔ جس کی بیوی اسکی راہ میں روڑے اٹکاتی ہو۔ لیکن ایک کمزور بھی زیادہ قربانی کر سکتا ہے۔ اگر اسکی بیوی اس کا ہاتھ بٹانے والی اور دل بڑھانے والی ہو۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس کے لئے میں نے تجویز کی ہے۔ کہ

عورتوں کے نام ایک خط

لکھوں۔ اور وہ وعدہ کریں۔ کہ دینی ذمہ واریوں کے ادا کرنے میں وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ تعاون کریں گی۔ اور اس کے ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ لجنہ اماء اللہ یا جہاں لجنہ نہ ہو۔ وہاں

مرد جلسے کر کے ان کو توجہ دلائیں

اور بتائیں۔ کہ اب وقت آچکا ہے۔ کہ جماعت کے دونوں حصے مضبوط ہو کر دین کی خدمت میں لگ جائیں۔ میں

اللہ تعالےٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ ہمیں عورتوں کی بیداری کی اہم ذمہ داری صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ جو اس کے اور اس کے رسول کے منشا کے مطابق ہو۔ اور ایک طرف تو ہماری عورتوں میں بیداری اور کام کی روح پیدا ہو۔ اور دوسری طرف وہ مغربی آزادی بلکہ مادر پدر آزادی سے محفوظ رہیں۔ اور ہمارے مرد اور ہماری عورتیں دونوں [illegible] اسلام کے منشا کے مطابق [illegible] (الفضل)

احمدیت کی کامیابی یقینی ہے

(از مولوی سیف الرحمٰن صاحب مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید قادیان)

خداوند تعالےٰ احمدیت کے ذریعہ جو انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور اسکی موجودہ دجالی تحریکوں کو کچل کر جس نئے نظام اور نئے تمدن کو اسلامی اصولوں کے ماتحت قائم کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اسکی اہمیت کا اندازہ وہ لوگ بخوبی کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کو پڑھا اور سنا ہے۔ جو احمدیت کے قیام کی غرض و غایت کے متعلق بیان فرمائے گئے ہیں۔ جن میں کھول کر بتایا گیا ہے۔ کہ احمدیت ہی وہ آسمانی پانی ہے۔ جو اس خطرناک

دجالی فتنہ

کی آگ کو بجھانے کے لئے عین وقت پر اتارا گیا۔ جو دنیا کی موجودہ سیاسی۔ تمدنی۔ اور اقتصادی صورتِ حالات کے پیشِ نظر اس آباد دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے والی ہے۔ اور جس کے بھیانک نتائج کے تصور سے ہی ایک حساس دل انسان انتہائی اضطراب کو محسوس کر رہا ہے۔ اور جس کی اہمیت ایک حقیقت بین انسان کی نظر میں اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب اس کے سامنے وہ پیشگوئیاں آتی ہیں۔ جن میں ہر زمانہ کے نبی نے اسکی تباہ کاریوں کی خبر لوگوں کو دی ہے۔ اس آسمانی پانی کو جو وقت پر نازل ہوا۔ ان پیاسی روحوں تک پہنچانا جو ابھی سے اس آگ کی گرمی اور شدتِ پیاس کی وجہ سے تڑپ رہی ہیں۔ اور قبل اس کے کہ وہ آگ دنیا پر چھا کر اسکو تباہ برباد کر دے۔ اس کے مقابلہ کے لئے ہر جگہ اس آسمانی پانی کے ذخیرے مہیا کرنا ان لوگوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ جنہوں نے اس کو آسمانی پانی سمجھ کر قبول کیا۔ دوسری طرف اس پانی کو ہر ملک ہر شہر ہر قصبہ ہر قریہ اور ہر گھر میں پہنچانے کے انتظامات کے لئے جس رہنما کی خدمات سے اس ذمہ وار جماعت کو سرفراز کیا گیا۔ وہ عظیم المرتبت انسان ہے۔ جس کے لئے کئی صدیاں پیشتر سرورِ عالم خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں نے "یُوْلَدُ لَہٗ" کے تاج کو "پسر کشی یادگار ہے بیلنم"

کے موتیوں سے مرصع کر کے تیار کر رکھا تھا۔ جسے پانی لانے والے نے حسن و احسان میں اپنا نظیر بیان کیا۔ اور جس کی اولوالعزمی اور قابلیت کی خبر پہلے سے دی گئی۔ پس دنیا کی تباہی کے ان بھیانک اور خطرناک سامانوں کا اس کثرت کے ساتھ جمع ہونا اور خداوند رحیم و کریم کا دنیا کو اس تباہی سے بچانے کے لئے آسمانی پانی یعنی احمدیت کو بھیجنا۔ اور اسکی نشر و اشاعت کی رہنمائی کے لئے مظہر الحق والعلا۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو قائد مقرر فرمانا جس اہم سوال کو جماعت کے سامنے لاتا ہے۔ وہ ایسا سوال نہیں۔ جس کی طرف جلد از جلد توجہ نہ دی جائے۔ یہ سوال جماعت کو ایک گہرے غور کی طرف بلاتا ہے۔ اور اسکو ان ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جن کا جلد سے جلد پورا کرنا اس پر فرض ہے۔ یہ حالات ایسے ہیں۔ جو مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس سوال کے ہر پہلو پر غور کیا جائے۔ احمدیت کو قائم ہوئے آج

پچاس سال

ہونے کو ہیں۔ ہمیں غور کرنا ہوگا۔ کہ اس عرصہ میں احمدیت نے جو ترقی کی ہے۔ اس کی نسبت اُس کام سے کیا ہے۔ جو احمدیت نے مقررہ وقت کے اندر سرانجام دینا ہے۔ اُن اسباب و علل پر بھی ہمیں نگاہ ڈالنی ہوگی۔ جن کی وجہ سے رفتارِ ترقی کی یہ نسبت رہی ہے۔ بے شک عروجِ احمدیت کے لئے تین سو سال کا زمانہ بتایا گیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ تین سو سال سے پہلے پہلے احمدیت وہ عروج حاصل کر ہی نہیں سکتی۔ جو عام حالات میں اس نے تین سو سال کے اندر حاصل کرنا ہے۔ احمدیت کی اس ترقی کا زیادہ تر دار و مدار ہماری قربانیوں پر ہے۔ ہماری قربانیاں اس عروج کو قریب تر لا سکتی ہیں۔ جس کے لئے تین سو سال کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ اصول قرآنی "ذالك بان الله لم يك مغيرًا نعمة انعمها على قوم حتّٰى يغيروا ما بانفسهم" میری اس بات کو واضح کرتا ہے۔ کہ جس نعمت کے حاصل کرنے کا ہمیں موقع دیا گیا ہے۔ اسکو ہماری قربانیاں قریب تر لا سکتی ہیں۔ اور ہماری سستیاں اسکو بعید تر لے جا سکتی ہیں۔ پس

اے احباب جماعت!

اسلام کی ترقی و عروج اور غلبہ علی الدین کلہ کے لئے تیرہ سو سال کا انتظار کیا کوئی کم انتظار ہے۔ کہ آپ اسکو تین سو سال اور لمبا کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا اب اس انتظار کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ وہ تباہی کے بالکل قریب پہنچ چکی ہے۔ اے دنیا کے امن سے پیار کرنے والو! اے اس کی اصلاح اور صحیح تمدن پر مشتمل آبادی کی خواہش رکھنے والو۔ اُٹھو اور اُسکو اس سے پہلے بچا لو۔ جبکہ وہ تباہ ہو کر زبانِ حال سے یہ کہنے پر مجبور ہو جائے۔ ؎

ہم مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

نیز اس زمانہ میں احمدیت یعنی

اسلام کی نشر و اشاعت

کے لئے تعداد کا معیار وہی رکھا گیا ہے۔ جو آیت ان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین میں بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم کر کے ۱:۵ کی نسبت کے اعتبار سے بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ چالیس مخلص مومن دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ بلکہ ۱۰ : ۱۰۰ کی نسبت سے بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اور کیا خوب فرمایا۔ ؎

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بےفائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو۔

یعنی جہاں پہلے یہ حکم تھا۔ کہ تمہارا ایک آدمی دو کافروں کا مقابلہ کر کے ان پر سیاسی فتح پائے وہاں اب یہ حکم ہے۔ کہ ایک سچا احمدی سو مخالفوں پر دماغی فتح حاصل کر کے انہیں دائرہ اسلام میں داخل کرے۔ پس جہاں تعداد کا معیار یہ بیان کیا گیا ہے۔ وہاں ذرائع نشر و اشاعت میں سے صرف تبلیغ یعنی "اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ" کے ذریعہ کو باقی رکھا گیا ہے۔ پس ان حالات کے پیش نظر ہمارے فرائض اور بھی اہم ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے لئے اس امر پر غور کرنا اشد ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ کیا ہماری ترقی اس معیار کے مطابق ہو رہی ہے۔ جس کے مطابق جماعت احمدیہ جیسی مخلص جماعت کو کرنی چاہیئے۔

قائد اعظم

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دنیا کی اس بہت بڑی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اسلام یعنی احمدیت کی نشر و اشاعت کے متعلق جماعت کو جن اہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے پہلا اور اہم مطالبہ جس کے متعلق آج کے مضمون میں کچھ بیان کرنا مجھے مدنظر ہے۔ حضور نے یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم اس آسمانی پانی کو پہلے خود پئیں۔ اور عملاً دنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ اگر وہ آنے والی تباہی سے بچنا چاہتی ہے تو اس کے لئے صرف اور صرف یہی علاج ہے۔ کہ وہ اصول اسلام کو تسلیم کرکے ان پر عمل پیرا ہو۔ کیونکہ عملی تجربہ کے بغیر دنیا کو کسی مفید چیز کی طرف متوجہ کرنا مشکل بلکہ محال ہے۔ بھلا اسکی بات کو کون باور کرے گا۔ جو خود تو پیٹ کے درد سے پیچ و تاب کھا رہا ہو۔ مگر لوگوں کو کہتے کہتے اسکی زبان گھس جائے کہ میرا نسخہ دردِ شکم کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے۔

دوسرا اہم مطالبہ

یہ ہے۔ کہ نشر و اشاعت کے لئے مخلص، باعمل، با اصول کارکن مہیا کئے جائیں۔ جو قولی اور فعلی طور پر دنیا اور دنیا والوں کو اس چشمۂ فیض سے سیراب کریں۔ اس سلسلہ میں حضور نے پہلی تجویز یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ جماعت کے مخلص اور قابل نوجوان اپنی زندگیاں اشاعت اسلام کے لئے وقف کریں۔ انہیں معمولی گزارے دیئے جائیں گے۔ اور علمی طور پر ان کو بے نظیر انسان بنانے کی کوشش کی جائیگی۔ تاکہ وہ علم و عمل کی دولت سے مالا مال ہوکر پیاسی دنیا کو سیراب کریں۔

دوسری تجویز

یہ ہے۔ کہ صاحب حیثیت لوگ جو تجارت یا کوئی اور کامیاب پیشہ کرتے ہیں۔ وہ خود اور ان کی تعلیم یافتہ اولادیں جو ان کے ساتھ شریک عمل ہوں گی۔ علوم دینیہ سے واقفیت بہم پہنچائیں۔ اور پھر اپنی اپنی جماعتوں میں سلسلہ پر مالی بوجھ ڈالے بغیر اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ جماعت کی تعلیمی اور دینی تربیت بھی کریں۔ کیونکہ افراد جماعت کی تربیت اشد ضروری ہے۔ اور سلسلہ کے پاس ابھی اتنی گنجائش نہیں۔ کہ ہر جماعت میں ایک مبلغ رکھا جائے۔

تیسری تجویز

یہ ہے۔ کہ دوست تبلیغ اسلام کے لئے اپنی رخصتوں کے ایام وقف کریں۔ تاکہ مختلف جگہوں پر تبلیغ کے لئے انہیں بھیجا جائے۔

چوتھی تجویز

یہ ہے۔ کہ دوست دینی مسائل سے زیادہ سے زیادہ واقف ہونے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی توجہ دینی امور کی طرف منعطف رہے۔ اور جہاں وہ خود دین کے عملی مبلغ ہوں۔ وہاں دوسروں کے لئے بھی کشش کا موجب بنیں۔

پانچویں تجویز

یہ ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کو وسعت دی جائے۔ اور تحریک جدید کی اس فوج میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوست شامل ہونے کی کوشش کریں۔ تاکہ رفاہ عام اور اصلاح خلق کے کاموں کو ایک منظم صورت میں ترقی دی جا سکے۔ یہ مختصر سی تجویزیں ہیں جن کا تعلق ان ہر دو مطالبات سے ہے۔ اور جن کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں خلاصۃً بیان کیا گیا ہے۔ پس اے

نونہالان جماعت

اگر تم اس بات پر یقین رکھتے ہو۔ کہ تمہاری عظیم الشان قربانیاں اس مقصد کو قریب تر لا سکتی ہیں۔ جن کا جلد سے جلد حاصل کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ اور جو ہمیں اور دنیا کے دوسرے رہنے والوں کو مستقبل قریب میں آزادی کی نعمت سے متمتع کر سکتی ہیں۔ تو اٹھو اور اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہو۔ اٹھو اٹھو کیونکہ اٹھنا ہی ہمارے لئے مبارک ہے۔ پس مبارک ہیں وے جو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے پانچہزار سپاہی

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مالی قربانیوں کے مطالبات پر لبیک کہنے والوں کو معلوم ہے۔ کہ گزشتہ چار سال تحریک جدید کے سو فی صدی وعدے پورے کرنے والے احباب کی فہرست دعا کے لئے حضور کے پیش کرنے کے بعد شائع ہوتی رہی ہے۔ اب پانچویں سال میں چونکہ تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اعلےٰ فوائد کی وضاحت حضور فرما چکے ہیں۔ اور حضور یہ فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ جو لوگ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں متواتر دس سال تک حصہ لیتے رہیں گے۔ اور کسی سال میں ناغہ نہیں کریں گے۔ ان کے نام آنے والی نسلوں کے لئے کہ وہ ان کو عزت سے یاد کریں۔ اور ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ "تاریخ احمدیت" میں محفوظ کر دیئے جائیں گے۔ اور ان کے ناموں کا "تاریخ احمدیت" میں محفوظ رکھنے کا طریق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں:-

"اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے۔ کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کرکے ان کی فہرستیں بنائی جاویں۔ ایک وہ جنہوں نے دسوں سال تک قاعدہ کے مطابق چندہ دیا۔ دوسرے وہ جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا۔ چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "پانچہزار والی پیشگوئی" کو پورا کرنے والے ہیں۔ اسلئے ان کی یاد قائم رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا۔

(۱) ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کرکے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔

(۲) جب دس سال ختم ہو جائیں گے۔ تو اس فنڈ کی آمد کا ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ کے طور پر سالانہ غرباء پر خرچ کیا جائیگا۔

(۳) مرکز میں ایک اہم لائبریری قائم کی جائے گی۔ اور اس کے ہال میں ان تمام لوگوں کے نام لکھ دیئے جاویں گے۔

(۴) دس سال ہر سال زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور تجویز بھی ہے۔ جسے اپنے وقت پر ظاہر کیا جاویگا۔"

تحریک جدید کی اس شاندار اہمیت اور اس کے اعلےٰ فوائد کے حصول کے لئے اکثر احباب نے اپنا گزشتہ سالوں کا حساب دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے دریافت کیا ہے۔ اور ان کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے گزشتہ سالوں کے داخل کردہ روپیہ معلوم کرکے اس میں اضافہ کریں۔ تاکہ ان کے نام بھی سابقون کی فہرست میں آجائیں۔ چونکہ تحریک جدید کی طرف سے اضافہ کرنے کی عام اجازت ہے۔ اور اب پانچواں سال ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "پانچہزار کامل سپاہیوں کی دس سالہ" فہرست کا تیار کرنا مناسب ہے۔ اسلئے دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید نے پانچ سالہ فہرست مکمل کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

اور اس میں ان احباب کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ جو سال اول۔ دوم۔ سوم اور سال چہارم کے علاوہ "تحریک جدید سال پنجم" کے وعدے کی رقم بھی سو فیصدی پوری کر چکے ہیں۔ اور یہ "پانچ سالہ فہرست" سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شائع کر دی جائیگی۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے سپاہیوں کو اپنے پانچ سال کا حساب دیکھ کر یہ پتہ ہو جائے۔ کہ وہ کس درجہ میں آرہے ہیں۔ اگر ان کا ایمان اور ان کا اخلاص ان کو مجبور کرے۔ اور ان کی دلی تڑپ ہو۔ کہ ان کا نام "سابقون الاولون" کی فہرست میں آجائے۔ تو اپنے ادا کردہ چندہ میں اضافہ کرکے "سابقون" میں آجائیں۔

پس تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے والوں کے متعلق یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوستوں کو اپنے سال پنجم کے وعدوں کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام پانچ سالہ فہرست کے ذریعہ ان کے مقدس امام کے حضور دعا کے لئے پیش ہو۔ اور ان کو یہ بھی معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کس قدر قربانی کرکے "سابقون الاولون" میں آتے ہیں۔

جس اخبار میں مالی قربانیوں کی یہ شاندار فہرست شائع ہوگی۔ اس کا وہ پرچہ اگر وہ اخبار کے خریدار نہیں۔ تو "تحریک جدید" کی طرف سے پیش کیا جائے گا۔

احباب کو چاہیئے۔ کہ آئندہ کے لئے وہ اس پرچہ کو محفوظ رکھیں۔ اور سابقون الاولون میں آنے کے لئے گذشتہ سالوں میں جو اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسکی اطلاع اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ یا حضور کے پیش کرنے کے لئے "دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید" میں بغیر کسی توسط کے براہِ راست ارسال فرماویں۔ ۵ رمئی کا خطبہ جو اس پرچہ میں شائع ہؤا ہے۔ اس پر دوستوں کو عملی لبیک کہنے اور سال پنجم کے وعدے سو فی صدی پورے کرنے کی طرف جیسا کہ حضور کا منشا رمبارک ہے۔ جو خطبہ مذکور سے ظاہر ہو جائے گا۔ فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

نیز زمیندار احباب کو بھی یاد رہے۔ کہ اکثر احباب کا وعدہ اسی فصل سے سو فی صدی پورا کرنے کا ہے۔ اور اب فصل نکل رہی ہے۔ زمیندار اور شہری جماعتوں کو حضور کے اس خطبے کے ملنے پر فوراً لبیک کہنا چاہیئے۔ جو احباب سال پنجم کا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے پانچہزار سپاہیوں کی فہرست کی اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ جلد وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام خاکسار برکت علی (خان) فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹ مشن ہائے تحریک جدید بیرون ہند

ارجنٹائن

مولوی رمضان علی صاحب اپنے خط موصولہ ۱۰/۳/۳۹ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ ایک رسالہ کا کٹنگ اور ایک مضمون البشریٰ میں شائع کرنے کے لئے ارسال کیا۔ بیونس آئرس میں آجکل یونیورسل پوسٹل کانگرس کے اجلاسات ہو رہے ہیں۔ قریباً ۸۳ ممالک کے نمائندے شریک ہیں۔ اسلامی ممالک ترکیہ۔ مصر۔ ایران کے بیس افراد تھے۔ ہندوستان سے تین اشخاص آئے ہیں۔ یعنی سید محمد الحسن (ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل سابق پٹنہ) مسٹر ہربنس لال جیرتھ اسسٹنٹ ڈائرکٹر جنرل۔ مسٹر نرمنی چندرام اسسٹنٹ پوسٹماسٹر جنرل بنگال۔ اول الذکر سے بموجودگی آغا دفتری ایرانی نمائندہ ملاقات کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے تو ٹیلیفون پر ہی معلوم کر لیا تھا۔ کہ آپ پنجابی اور احمدی ہیں۔ عام مسلمانوں کو تبلیغ کی کہاں توفیق حاصل ہے۔ یہ زندگی تو آپ ہی میں پائی جاتی ہے۔

ہر سہ مذکورہ ہندوستانی احباب کو تحفہ احمدیت اور پرچہ سن رائز کا ایک ایک نسخہ دیا۔ ۲۲ راپریل کی شام کو ملک شام کے مشہور شاعر اور رسالہ العروبۃ کے ایڈیٹر جناب محمد علی صاحب الحومانی سے ملنے کے لئے گیا۔ ہندوستان میں دوران سفر میں پروفیسر برنی۔ حیدرآباد دکن سے ان کی ملاقات ہوئی۔ پروفیسر صاحب نے ایک کتاب رد احمدیت انہیں دی۔ اور کہا۔ کہ بلاد عربیہ میں شائع کریں۔ حومانی صاحب نے مسکرا کر کہا۔ کہ اگر آپ (جماعت احمدیہ) کچھ رشوت دیں۔ تو شائع نہ کروں گا۔ میں نے کہا۔ کہ اس کا جواب بھی چھپ چکا ہے۔ اور اگر آپ رد احمدیت کو شائع کریں گے۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ کیونکہ لوگ اور بھی احمدیت کی طرف راغب ہوں گے۔

مورخہ ۲۴ راپریل کو ایک عرب السیوسی الشیخ کے عیسائی صدر سے ملنے کے لئے گیا۔ اس نے کہا۔ کہ مسلمانوں کی امراض کا علاج احمدیت ہے۔

مشن ہانگ کانگ

مولوی محمد اسحاق صاحب اپنے خط موصولہ ۲۳/۵/۳۹ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ مطلوبہ مضمون مذکورہ سرخیوں کے ماتحت ارسال کرتا رہوں گا۔ ایک تبلیغی رسالہ عمدہ کاغذ اور سائز کا تیار کرایا ہے۔ دو کاپیاں برائے ملاحظہ بھیج رہا ہوں۔

مشن سنگاپور

مولوی غلام حسین صاحب ایاز اپنے خط موصولہ ۳/۵/۳۹ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ ایک عرب نوجوان جو کہ سکول میں پڑھتا ہے۔ اور جس کے تمام لواحقین مخالف ہیں۔ زیر تبلیغ ہے۔ دلچسپی سے مسائل کو سنتا ہے۔ اس کے بہنوئی کو بھی "الخطاب الجلیل" مطالعہ کے لئے بھیجی۔

۱۲ راپریل کو ایک قریب کے گاؤں میں گیا۔ بارہ بجے واپس ہوا۔ عبدالحمید نے کہا۔ کہ عبداللہ کو جو زیر تبلیغ ہے۔ اس کے رشتہ دار بہت تکلیف دے رہے ہیں۔ دوسرے دن عبداللہ سے عبدالحمید ملا۔ جب عبداللہ کو اس کے رشتہ داروں نے بہت تنگ کیا۔ تو اس نے صاف کہہ دیا۔ کہ میں احمدی ہوں۔ اور تم گمراہ ہو۔ شیخ عمر جو عبداللہ کا بہنوئی ہے۔ ملنے کے لئے آیا۔ مسئلہ حیات ممات پر گفتگو ہوتی رہی۔ یہ بھی کہا۔ کہ اگر اس موقعہ کے توفی کے معنے سوائے قبض روح اور موت کے کر دو تو ایک ہزار روپیہ انعام۔ شیخ عمر کچھ تذبذب میں ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جلد احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مشن جاپان

مولوی عبدالغفور صاحب اپنے خط موصولہ ۲/۵/۳۹ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مسٹر علی روکو ورا جاپانی مسلمان سے ملنے گیا۔ قریباً دو گھنٹہ تک جاپانی میں گفتگو ہوتی رہی۔ احمدیوں سے مذہبی گفتگو کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ خیال کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے قرآن کریم کے غلط معنی کر رکھے ہیں۔ شروع مئی میں ہندوستان جا رہے ہیں۔ قادیان جانے کا بھی ارادہ ہے۔

۱۳ مارچ سے ۷ راپریل تک تلاوت کے بعد اخبار مینی اور جاپانی سبق پڑھا۔ اور کھانا وغیرہ ڈاک لکھی۔ وغیرہ وغیرہ

طوفان میں جاپانی عورت کو بچانے کے متعلق ایک اخبار کے مضمون کی نقل ارسال کی ہے۔

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ جاپان نے اپنے تازہ خط موصولہ ۲۴/۴/۳۹ میں تحریر کیا ہے کہ روزمرہ کی ضروریات کے بعد جاپانی زبان کا سبق لیا۔ اور یاد کیا۔ حکومت جاپان نے جو نئے قوانین غیر ملکی کے لئے بنائے ہیں۔ ان کی ایک نقل بھیجی ہے۔

(سیکرٹری تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند)

نقل خط بنام مبلغین بیرون ہند

مندرجہ ذیل خطوط حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ناظم صاحب شعبہ تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند نے مجاہدین تحریک جدید بیرون ہند مولوی محمد اسحاق صاحب مبلغ ہانگ کانگ۔ مولوی رمضان علی صاحب مبلغ ارجنٹائن۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور مولوی محمد دین صاحب مقیم روما۔ مولوی ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی۔ سید شاہ محمد صاحب مبلغ جاوا۔ ملک عزیز احمد صاحب مبلغ جاوا۔ حافظ عبدالغفور صاحب مبلغ جاپان کے نام فاروق کے لئے مضامین لکھ کر بھیجنے کے متعلق ارسال کئے ہیں۔ جو مجاہدین موصوفین کی مکرر یاددہانی کے لئے فاروق میں نقل کئے جاتے ہیں۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ ہر ماہ ایک مضمون مندرجہ ذیل سرخیوں کے ماتحت تحریر کر کے ضرور دفتر ہذا کو تحریر کریں۔ تاکہ فاروق میں شائع کئے جائیں۔ اگر آپ ہر ماہ مضمون مطلوبہ ارسال نہ کریں گے۔ تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ آپ ہمارا کام نہیں کر رہے۔ ایسے مضامین دلائل والے نہ ہوں۔ بلکہ وہاں کے اخبارات سے خلاصہ نکال کر بھی بھیج سکتے ہیں۔ جو کہ وہاں کے تازہ ترین حالات پر مشتمل ہوں۔ تاکہ نئے معلومات حاصل ہو سکیں۔

سرخیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔ (جس ملک میں آپ تبلیغ کر رہے ہیں)

(۱) اس ملک کی تجارتی حالت (۲) مذہبی حالت (۳) اخلاقی حالت (۴) سیاسی حالات۔ (۵) علمی ترقیات (۶) عقائد۔ (۷) رسومات (۸) اقتصادیات۔

مکرر تاکید ہے۔ کہ اپنے ملک زیر تبلیغ کے متعلق مندرجہ بالا سرخیوں کے ماتحت ہر ماہ ایک مضمون تیار کر کے دفتر ہذا کی طرف ارسال کر کے حضور کی خوشنودی حاصل کریں۔" (سیکرٹری ناظم تجارت و تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند)

خواجہ حسن نظامی صاحب کے نام

خواجہ صاحب موصوف نے اپنے اخبار منادی دہلی مورخہ ۸ رمئی کے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے۔ کہ "ایڈیٹر نور نے جو ہندی ترجمہ قرآن مجید کا شائع کیا ہے۔ اس کو اگر میرے ہندی ترجمہ کے سامنے رکھ کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ میری محنت سے کس قدر ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے...... اگر تقویٰ اور دیانتداری کے دعویٰ دار لوگوں کا اس طرح تجربہ ہو جائے۔ تو سودا سستا ہے۔"

بحیثیت ایک اخبار کے ایڈیٹر و مالک لیکچرار و مصنف و مؤلف و مترجم و مبلغ کے یہ میری شہرت۔ نیک نامی۔ دیانت اور امانت پر سخت حملہ ہے۔ بیشتر اس کے کہ میں اپنی بریت کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں۔ میں خواجہ صاحب کو یہ موقعہ دیتا ہوں۔ کہ وہ عدالت کے باہر اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ دیال سنگھ کالج لاہور۔ سناتن دھرم کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج لاہور یا خالصہ کالج امرتسر کے ہندی یا سنسکرت کے پروفیسروں میں سے کسی ایک پروفیسر کے سامنے جس کو خواجہ صاحب موصوف منتخب کریں۔ ہم دونوں اپنا اپنا ترجمہ رکھ دیں۔ جس فریق کے برخلاف ثالث کا فیصلہ ہو جائے۔ اس کا یہ اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ وہ اس فیصلہ کی نقل چار دفعہ نہ صرف اپنے اخبار کے ٹائیٹل پیج کے اول صفحہ پر جلی حروف میں شائع کرے۔ بلکہ ملک کے کسی مشہور اخبار میں جسے بریت یافتہ فریق منتخب کرے اپنے اخراجات سے چار دفعہ نمایاں جگہ پر شائع کرائے۔ کیونکہ بحیثیت نو مسلم ہونے کے میری ذمہ داری اہم ہے۔ اگر خدانخواستہ ثالث کا فیصلہ میرے برخلاف ہوا۔ تو میں علاوہ مذکورۃ الصدر شرائط کے پورا کرنے کے ایک سو روپیہ کسی رفاہ عام کے کام یا شعبہ میں بطور تاوان ادا کرونگا۔ غالباً جون کے پہلے ہفتہ میں ان مذکورۃ الصدر کالجوں میں تعطیلات ہو جائیں گی۔ لہذا اس سے قبل ہی یہ معاملہ مذکورہ بالا پروفیسروں میں سے کسی کے سامنے پیش کر دینا نہایت ضروری ہوگا۔ کیونکہ تاخیر میرے حق میں مضر ہے۔ اگر خواجہ صاحب موصوف ان شرائط کے ساتھ اس تصفیہ پر آمادہ نہ ہوئے۔ تو پھر میرے لئے یہ ضروری ہو جائیگا۔ کہ یکم جون کے بعد اپنی بریت کے لئے دیوانی یا فوجداری یا جو بھی صورت بھی مناسب ہو۔ خواجہ صاحب موصوف پر دعوےٰ دائر کرکے اپنے لئے انصاف حاصل کروں۔ اور اس صورت میں اس مقدمہ کے عواقب اور نتائج کے خواجہ صاحب موصوف ذمہ دار ہوں گے۔ میں یہ ۷ رمئی کا نور جسمیں یہ مضمون درج ہے۔ خواجہ صاحب موصوف کے نام بذریعہ رجسٹری بھجوا رہا ہوں۔ خواجہ صاحب نے منادی کے ۸ رمئی کے جس پرچہ میں میرے برخلاف لکھا تھا۔ ان کا اخلاقی فرض تھا۔ کہ وہ یہ منادی کا پرچہ مجھے بھی بھیجتے۔ مگر مجھے ایک تیسرے شخص کے ذریعہ یہ پرچہ پہنچا۔ آئندہ اگر خواجہ صاحب موصوف اپنے پرچہ میں میرے متعلق کچھ لکھیں۔ تو ان کا یہ اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ وہ پرچہ میرے پاس بھی بھجوائیں۔ (شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرالی خرید

سبق آموز ڈرامہ

سلسلہ کے لئے دیکھو فاروق ۷ مئی سنہ ۳۹ء

پانچواں سین

("چند منٹ بعد")

نور۔ عبداللہ! تجھے غلطی لگی ہوگی۔

عبداللہ۔ مجھے غلطی نہیں لگی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ پھیری والا بہت چالاک و ہوشیار ہونے کے علاوہ ٹھگ بھی تھا۔ جو تمہیں دھوکا دے گیا۔ کتنا زبردست دھوکا ہے۔ کہ وہ چار سو گز سودا ناپ کر دے۔ اور اب صرف ڈھائی سو گز ہو۔

رابعہ۔ انسان سے غلطی کا سرزد ہو جانا بعید از قیاس امر نہیں ہے۔ ممکن ہے۔ کہ تمہیں ہی اب ناپ کرتے ہوئے گنتی میں غلطی ہو گئی ہو۔

عبداللہ۔ ایک دفعہ؟ میں نے تو اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے دو تین بار تمام سودے کو ناپا ہے۔ مگر نتیجہ وہی ..... کہ بجائے چار سو گز کے صرف ۲۵۰ گز ہوا۔

رشیدہ۔ پھر اب کیا کیا جائے۔ وہ کمبخت پھیری والا خدا جانے اس وقت تک کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہوگا۔

سراج بیگم۔ میں تو یہ کہتی ہوں۔ کہ اب تو عبداللہ بھی بہت باتیں بنا رہا ہے۔ اس وقت کیا سو رہا تھا۔ جب وہ لیس۔ فیتہ وغیرہ ناپ رہا تھا۔

رابعہ۔ کوئی سنیگا تو کیا کہے گا۔ اب جو کچھ ہونا تھا۔ ہو گیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ اب ہمیں چپ چاپ جو کچھ بھی اور جتنا بھی یہ سودا ہے آپس میں برابر تقسیم کر لینا چاہیئے۔

رشیدہ۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ ہاں اب اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔

(باہر سے آواز آتی ہے)

عطاء اللہ۔ اباجی! اباجی!!

انور۔ عطاء اللہ۔ کیا ہے۔

عطاء اللہ۔ اباجی۔ یہاں آؤ۔ دیکھو اماں جی نے بہت اچھی اچھی چیزیں ایک آدمی سے خریدی ہیں۔

انور۔ کہاں؟

عطاء اللہ۔ یہاں۔ مامی جی کی بیٹھک میں!

انور۔ یہ سودا کیسا پڑا ہے۔

رشیدہ۔ یہ کنگری۔ فیتہ۔ لیس ہے۔

انور۔ یہ تو مجھے بھی دکھائی دے رہا ہے۔ کہ یہ کنگری فیتہ ہے۔ میرا مطلب تو یہ تھا۔ کہ یہاں کیوں پڑا ہے۔

رابعہ۔ یہاں ابھی تک اس واسطے پڑا ہے۔ کہ ابھی ہم نے آپس میں تقسیم نہیں کیا۔

انور۔ تو کیا سب نے مل کر خریدا ہے

رشیدہ۔ ہاں سب نے مل کر ہی خریدا ہے۔

انور۔ کیوں؟

نور۔ پھیری والا کہتا تھا۔ کہ میں نے تمام سودا اکٹھا ہی فروخت کرنا ہے۔

انور۔ بہت عجیب بات ہے۔ ... اور یہ ہے بھی بہت زیادہ۔ اتنا کیا کرنا تھا۔ اور پھر یہ ہے بھی میلا کچیلا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے کوئی تمہیں بچا کھچا سودا دے گیا ہے۔

رابعہ۔ میں پہلے ہی کہتی تھی۔ کہ مردوں کو بھلا ہمارا خریدا ہوا سودا کیوں پسند آنے لگا۔ ہم خواہ سونا خرید لیں۔ ان کی نظر میں وہ پیتل ہے۔ اور اگر یہ خود بازار سے مٹی خرید لائیں۔ وہ ان کی نظر میں سونا ہوتا ہے۔

انور۔ بالکل غلط! بلکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ عورتوں کی عادت ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسی چیز میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور نکال دیں گی۔ جو مرد بازار سے خرید کر لائے گا۔ اور خود خواہ وہ کچھ ہی کیوں نہ خرید لیں۔ وہ بہترین چیز ہوتی ہے

رشیدہ۔ اچھا ان باتوں کو جانے دو۔ میں خود ہی تمہیں بلانے والی تھی۔ کہ خود ہی آ گئے۔

انور۔ مجھے کیوں بلانا تھا؟

رشیدہ۔ بات کچھ نہیں اور ہے بھی۔

انور۔ اس کا کیا مطلب کہ بات کچھ بھی نہیں اور ہے بھی۔ آخر کچھ ہے بھی .....

رشیدہ۔ توبہ خدایا۔ بتا تو رہی تھی۔ کہ ہم نے یہ تمام سودا ایک پھیری والے سے خریدا ہے۔

انور۔ چکتہ سودا ہو گیا تھا کیا؟

رشیدہ۔ نہیں۔ چکتہ سودا تو نہیں ہوا تھا؟

انور۔ تو پھر!

رشیدہ۔ گزوں کے حساب سے

انور۔ گز سے ناپ کر..... مگر بھاؤ کیا طے ہوا تھا۔ اور یہ تو ہو بھی بہت زیادہ گیا ہوگا۔

رشیدہ۔ ہاں کچھ زیادہ ہی ہے۔

انور۔ پھر بھی یہ کل کتنے گز ہوا تھا۔

رشیدہ۔ ہونا تھا کتنا؟ ابھی تک یہ فیصلہ ہی نہیں ہوا۔

انور۔ فیصلہ نہ ہونے کا کیا مطلب؟

رابعہ۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ ہم اس تمام سودے میں چار حصہ دار ہیں۔ پھیری والے نے ہمیں یہ گز سے ناپ کر چار سو گز سودا دیا۔ اور اپنی قیمت لے کر چلا گیا۔ بعدہٗ میں نے عبداللہ سے کہا۔ کہ اس سودے کے چار حصے سو سو گز کے کر دے۔ لیکن عبداللہ کہتا ہے۔ کہ یہ تمام سودا ہی ڈھائی سو گز ہے۔ اب خدا معلوم کہ اس کو حساب نہیں آیا۔ یا پھیری والے نے چالاکی کی ہے۔

انور۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ ضرور پھیری والے کی چالاکی ہوگی۔

عبداللہ۔ اور یہ ہے بھی سچ۔ میں نے یہ تمام سودا ایک بار نہیں بلکہ دو تین بار گز سے ناپا ہے۔ مگر نتیجہ ہر بار وہی نکلتا رہا کہ ڈھائی سو گز۔

نور۔ اب تو باتیں بنا رہا ہے۔ مگر اس وقت کیا عقل ماری گئی تھی۔

انور۔ اچھا جانے دو اب ان باتوں کو۔ مجھے یہ بتاؤ۔ کہ میرے بلانے کی کیا ضرورت تھی۔

رابعہ۔ یہی کہ آ کر ہمیں برابر کے حصے کر دو۔

انور۔ برابر کے حصے! وہ تو عبداللہ بھی کر سکتا تھا۔

رشیدہ۔ عبداللہ تو کر سکتا تھا۔ اگر سودا اتنا ہی ہوتا جتنا کہ پھیری والے نے کہا تھا۔ مگر اب تو معاملہ ہی بدل گیا۔

انور۔ اچھا یہ تو بتاؤ۔ کہ نرخ کیا طے ہوا تھا۔

نور۔ نرخ کیا طے ہونا تھا۔ وہ تو بہت مہنگا دیتا تھا۔ مگر ہم نے اس سے بہت سستا سودا لیا ہے۔

انور۔ پھر بھی کیا بھاؤ طے ہوا تھا۔

رابعہ۔ پھیری والا تو ۲ ؍ گز مانگتا تھا۔ لیکن ہم نے کہا۔ کہ ہم تمام سودا خرید لیں گی۔ لہذا رعایت کر۔ وہ رضامند تو نہ ہوتا تھا۔ مگر ہم نے بھی مجبور کر کے رضامند کر ہی لیا۔ اور ایک آنہ گز کے حساب سے تمام سودا لے لیا۔

انور۔ ایک آنہ گز! اف خدایا۔

رشیدہ۔ کیوں؟ کیا سودا کچھ مہنگا ہے؟

انور۔ تم مہنگا پوچھتی ہو۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ وہ پھیری والا کوئی خوش نصیب ٹھگ تھا۔ جو تمہیں دن دہاڑے لوٹ کر چلا گیا ہے۔ اول تو اتنا زیادہ سودا لے کر کرنا ہی کیا تھا۔ اور .....

رابعہ۔ گھر میں ایسی چیزوں کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔

انور۔ گھر میں ایسی چیزوں کی ضرورت رہتی ہوگی۔ مگر اس سودے کو تو دیکھو۔ میلا کچیلا اور کیسی خراب حالت میں ہے۔ ایسا بچا کھچا سودا ایک آنہ گز خرید کر کوئی عقلمندی کا کام نہیں کیا۔ مجھے اگر کہو۔ تو میں اتنا سودا کسی کباڑی کی دوکان سے روپیہ سوا روپے میں لا دونگا۔ کجا تم نے بیس پچیس روپے برباد کر دیئے۔

سراج بیگم۔ دیکھا! میں نہ کہتی تھی۔ کہ انہیں ہمارا خریدا ہوا سودا پسند نہ آئے گا۔

انور۔ مجھے پسند کیا خاک ہو۔ تم نے سودا ہی ایسا خریدا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جب میں بازار سے ایسی ایسی عمدہ اور اعلےٰ چیزیں خرید کر لاتا ہوں۔ تو تم ان میں بھی سو عیب نکال دیتی ہوں۔ مگر آج تمہیں ہو کیا گیا۔ کہ اول تو ایسا خراب اور ردی سودا خرید لیا۔ دوسرے قیمت دس گنا زیادہ دی۔ تیسرے چار سو گز کی قیمت دے کر ڈھائی سو گز سودا لیا۔ ایسی حالت میں بتاؤ۔ میں کیونکر اور کس طرح تمہاری اس "نرالی خرید" کو پسند کر سکتا ہوں۔

میں نہایت رنج اور افسوس سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ موجودہ دورِ زمانہ کی اکثر عورتوں کو اس امر کا بالکل احساس ہی نہیں رہا۔ کہ رفتارِ زمانہ کیا ہے۔ کاروبار کی حالت تسلی بخش نہیں۔ آمدنی کے ذرائع تقریبًا بند ہو چکے ہیں۔ روپیہ پیسہ پس انداز کرنا تو الگ رہا۔ اپنے اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے۔ ان مایوس کن حالات کے ہوتے ہوئے بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایسی عورتوں کی جو مردوں کی ان مشکلات و مصائب کو محسوس نہیں کرتیں۔ دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ ایسی عورتوں کو ان مشکلات اور مصائب کی کچھ پروا نہیں۔ انہیں مردوں کی محنت و مشقت کا کچھ احساس نہیں ہوتا۔ کہ وہ کس طرح اور کیونکر جان مار کر روپیہ کماتے ہیں۔ اور وہ اس امر پر کبھی غور نہ کریں گی۔ کہ محنت و مشقت سے حاصل کیا ہوا۔ روپیہ کیونکر خرچ کرنا ہے۔ بلکہ وہ اپنی من مانی کارروائی کرتی ہیں۔ اس طرح خواہ مردوں کا کتنا ہی نقصان نہ ہو۔

ایسی عورتوں کا خواہ ہر مطالبہ قبول کرتے ہوئے مرد خود بازار سے ہر قسم کی چیزیں ہی کیوں نہ خرید کر لا دیں۔ مگر پھر بھی ان میں یہ مرض ترقی پذیر ہے۔ کہ ان کا دل نہیں بھرتا۔ اور وہ جب تک خود کسی پھیری والے سے سودا نہ خرید لیں۔ انہیں تسلی نہیں ہوتی۔

میرا خیال ہی نہیں۔ بلکہ یقین کامل ہے۔ کہ بعض قیافہ شناس لوگوں نے ایسی عورتوں کی روش کو خاص طور پر اہمیت دے کر ذہن نشین کر لیا ہے۔ اور انہوں نے ایسی عورتوں کو لوٹنے کا یہ ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ وہ ادھر ادھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے سستا اور ردی سودا نیز بازار میں نہ فروخت ہونیوالی چیزیں خرید لیتے ہیں۔ یا کسی نیلام گھر سے بچا کھچا اور خراب مال لے لیا۔ اور شہر کے محلوں اور گلیوں میں چکر لگانا شروع کر دیا۔ پھر قصبہ در قصبہ اور گاؤں بہ گاؤں پھیری کرنے لگے۔ ایسے پھیری والے بہت عقلمند۔ چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ انہیں ہر قسم کے نشیب و فراز سے واقفیت ہوتی ہے۔ انہیں اس امر کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ کہ فلاں فلاں وقت عورتوں کے مرد اپنے اپنے گھروں سے باہر ہوتے ہیں اور یہ پھیری والے "حضرت" عین اسی وقت اپنا دَورہ شروع کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے پھیری والے ٹھگ دوپہر کو یا اس کے قریب وقت میں اپنا کام شروع کرتے ہیں۔ عورتیں چونکہ بازار کے حالات سے بالکل ناواقف ہوتی ہیں۔ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا۔ کہ اس وقت بازار میں فلاں چیز کا کیا بھاؤ ہے۔ اور فلاں چیز کس نرخ پر ملتی ہے۔ دوسری طرف پھیری والا عورتوں کی اس کمزوری سے خوب واقف ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ جو چاہے۔ اور جس طرح چاہے۔ ان عورتوں کو بیوقوف بنا کر لوٹ لیتا ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے بتایا۔ کہ اس نے پھیری کے ذریعہ ہزاروں روپیہ نہایت قلیل عرصہ میں کما لیا تھا۔ وہ اسی طرح کہ عورتوں کو چیزوں کے نرخ کا تو علم ہی نہ ہوتا تھا۔ اور میں ہر ایک چیز کی قیمت اسکی اصل قیمت سے چھ گنا زیادہ بتلاتا۔ عورتیں کچھ تھوڑی بہت کمی بیشی کر کے سودا خرید لیتیں۔ پھر بھی میں دگنی سہ گنی بلکہ بعض اوقات چار گنی زیادہ قیمت وصول کرتا۔ یہ حقیقت ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایک طرف عورتوں کی آزاد خیالی اور مغربیت ترقی پر نظر آتی ہے۔ اور دوسری طرف پھیری والے ٹھگوں نے اپنا کام شروع کر رکھا ہے۔ یا دیگر الفاظ میں یہ سمجھ لو۔ کہ ایک طرف سے خواہش کا اظہار ہونا شروع ہوا۔ اور دوسری طرف سے خواہشات کو پورا کرنا شروع کر دیا گیا۔

یہ ایک نہایت رنجیدہ اور افسوسناک امر ہے۔ کہ ایک عورت باوجود اس کے کہ اس کا خاوند اسکی جائز خواہشات کو رد نہیں کرتا۔ اور حسب ضرورت بازار سے ہر قسم کی چیزیں ضرورت کے وقت خرید کر لا دیتا ہے پھر بھی وہ عورت خود یا کسی کی ترغیب سے مزید خرید و فروخت شروع کر دیتی ہے۔ اور ان پھیری والے ٹھگ لوگوں سے لُٹ جاتی ہے۔

ایسی عورتوں کے اس طرزِ عمل سے نہ صرف یہ کہ مردوں کو مالی نقصان ہی اٹھانا پڑتا ہے۔ بلکہ انہیں ذہنی اور روحانی تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ اس طرح کہ دن بھر کا تھکا ماندہ اور پریشان کن خیالات میں گھرا ہوا مرد جب گھر میں داخل ہو۔ اور اسے یہ معلوم ہو۔ کہ اسکی شریکِ حیات نے یہ گُل کھلایا ہے۔ تو اسے کتنا رنج ہوگا۔ پس میں اپنے دردِ دل سے نکلی ہوئی آواز کو آپ تک پہنچاتا ہوا کہتا ہوں۔ کہ آپ برائے خدا خود کو سنبھالیں۔ اور ایسی خرید و فروخت سے باز آ جائیں۔ کہ جس سے مالی اور جانی نقصان ہوتا ہے۔ مردوں کی محنت اور مشقت سے حاصل کی ہوئی دولت کو یوں برباد نہ کریں۔ جیسا کہ اس نرالی خرید سے واضح ہے۔ فقط

(محمد بشیر آزاد عفی عنہ)

اخبار "فاروق"
کے متعلق
امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی
زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ

۲۷ دسمبر ۳۸ء کو جلسہ سالانہ پر حضور نے فرمایا۔ کہ

(۱) "فاروق" اب ایک نئے نظام کے ماتحت شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اور یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اس میں باقاعدہ میرا خطبہ جمعہ شائع ہوا کرے"۔

(۲) "اسکی قیمت ڈھائی روپیہ سالانہ ہے۔ یہ کوئی زیادہ قیمت نہیں۔ تین پیسے میں دوستوں کو ہر ہفتہ علاوہ دیگر مضامین اور خبروں کے میرا خطبہ جمعہ بھی اخبار فاروق کے ذریعہ مل جائے گا۔ جس کا پڑھنا جماعت کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے"۔

(۳) "پس دوستوں کو فاروق کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اور کوشش کرنی چاہیے۔ کہ یہ اخبار جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے"۔

(۴) فاروق چونکہ تحریک جدید کے بہت سے کاموں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں۔ کہ کوشش کی جائے۔ یہ اخبار اور زیادہ سستا ہو جائے۔ تا کہ جماعت کو ایک سستا اخبار مل جائے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ تمام کی تمام جماعت میں پھیل کر تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کر سکے۔ **میں انشاء اللہ اپنی کوششوں کو اس بارے میں جاری رکھوں گا**"۔ (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو امام المتقین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں۔ ان کو سنکر اور ان کو پڑھ کر اب حضور کا ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔ اور پھر سوچیں۔ کہ آپ نے کہاں تک اس ارشاد کی تعمیل میں حصہ لیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ

"جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکل جائے اس پر عمل کیے بغیر نہ چھوڑیں"

(الف) "بہت سے افراد ایسے ہیں۔ جو ہمارے خطبوں۔ لیکچروں اور تقریروں کو مزے لے کر پڑھتے ہیں۔ اور سنتے ہیں۔ وہ بھی ہیں۔ جو ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی ہیں جو تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر عمل کرنے کے وقت ان سے ایسے گذر جاتے ہیں جیسے ہندو سردی کے موسم میں نہاتے وقت گڑوی سے پانی پیچھے گرا دیتے ہیں۔ اور خود آگے نکل جاتے ہیں۔ ایسی باتوں کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ جب تک لوگ ہماری ہدایتیں نہ سمجھیں۔ اور ان پر عمل نہ کریں۔ اس وقت تک ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے"۔ پھر حضور فرماتے ہیں۔ کہ

(ب) "اب نبوت کا زمانہ گذر گیا۔ خلافت کا زمانہ ہے۔ لیکن اگر خلافت کی حقیقت کو بھی سمجھ لیا جائے۔ تو بہت سے لوگوں کو اپنی اصلاح کی توفیق مل جائے گی۔ مگر اس طرف توجہ بہت کم پائی جاتی ہے۔ بے شک جماعت میں خلافت کی عظمت اور اس کا احترام اور اس کا ادب موجود ہے مگر وہ جذباتی ہے۔ عملی نہیں۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جو محبت جماعت احمدیہ کو اپنے امام سے ہے اسکی مثال اس وقت کہیں ملنا ممکن نہیں۔ مگر باوجود اس کے میں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ وہ جذباتی ہے۔ عملی نہیں"۔

آگے سنو۔ حضور کیا فرماتے ہیں۔

(ج) "ایسے لوگ کم ہیں۔ جو اس محبت کو اس طرح محسوس کریں۔ کہ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے۔ **وہ عمل کیے بغیر نہیں چھوڑنا**۔ بہت لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ خلیفہ کی ہدایات پر عمل کرنا خوش قسمت لوگوں کا کام ہے۔ ہم اس قابل کہاں۔ کہ ان پر عمل کر سکیں۔ حالانکہ ایسا کہنے والے ہزار میں ۹۹۹ ایسے ہوتے ہیں جو عمل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عمل کرنا چاہیں۔ مگر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم عمل نہیں کر سکتے۔ یہ ان کے نفس کا دھوکا ہوتا ہے۔ چونکہ ان کی محبت جذباتی ہوتی ہے۔ عملی نہیں۔ اسلئے وہ عمل نہیں کرتے۔ پھر ایسی حالت میں نیک نتائج کہاں سے نکلیں"۔

اب میں اپنے احباب اور جماعت احمدیہ کے مخلصین افراد سے عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ۲۷ دسمبر کے جلسہ سالانہ پر اپنے کانوں سے سنے تھے۔ یا اخبار میں پڑھے تھے یا نہیں؟ میں نے ان الفاظ کو جو حضور کی زبان مبارک سے "فاروق" کے متعلق نکلے۔ بار بار فاروق میں نقل کیا ہے۔ اور اس پرچہ میں پھر دُہرایا ہے۔ اس کے بعد آپ بتائیں۔ کہ آپ نے فاروق کی اشاعت بڑھانے میں کس قدر حصہ لیا؟ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ

(۱) "دوستوں کو "فاروق" کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیے"۔ کیا آپ نے توجہ کی؟

حضور نے فرمایا تھا۔ کہ

(۲) دوستوں کو کوشش کرنی چاہیے۔ کہ اخبار فاروق جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے"۔ کیا آپ نے یہ کوشش کی؟ اگر آپ نے خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلے ہوئے ان الفاظ پر توجہ نہیں کی۔ تو کیا اسکی کوئی معقول معذرت آپ کر سکتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے فاروق کی خریداری پر جو صرف ڈھائی روپیہ سالانہ خرچ کرکے ہوسکتی تھی۔ حضور کی تحریک پر عمل کیا؟

کیا آپ نے کوشش کی۔ کہ فاروق جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے؟ تاکہ حضرت امیر المؤمنین کا منشا پورا ہوجائے؟

کیا اس سے زیادہ سستا اخبار جو تحریک جدید کا اخبار ہے۔ جس میں خلیفہ وقت کا خطبہ جمعہ بھی ہو۔ جس میں بیرون ہند دوسرے ملکوں میں جو تحریک جدید کے مجاہدین بھیجے گئے ہیں۔ ان کے مذہبی۔ تمدنی۔ اقتصادی۔ اخلاقی تجارتی۔ رسومی مضامین جو حسب ہدایت حضرت امیر المؤمنین لکھکر وہ ارسال کرتے ہیں۔ وہ بھی ہوں۔ جس میں تحریک جدید کے مجاہدین بیرون ہند کی تبلیغی رپورٹیں اور تحریک جدید کی روز افزوں ترقی کے حالات بھی ہوں۔ جس میں مرکز احمدیہ کی ہفتہ بھر کی اہم خبریں نظام سلسلہ کے ضروری اعلانات۔ مخالفین سلسلہ واسلام ومنکرین خلافت کے مدلل اور دندان شکن جواب بھی ہوں۔ اور جس میں احمدی علماء مرکز کے فتوے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے فیصلہ جات مقدمات بھی ہوں۔ جس میں ہفتہ بھر کی عام دنیا کی منتخب خبریں بھی ہوں۔ جس میں عنقریب روزانہ ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہو۔

تباؤ کہ ان سب خوبیوں کا جامع پرچہ سوائے فاروق کے ڈھائی روپیہ سالانہ میں آپ کو کوئی دوسرا مل سکتا ہے۔ پس آپ کوشش کریں۔ کہ خود بھی فاروق کے خریدار بنیں۔ اور اپنے دیگر زیر اثر احمدی احباب کو بھی امام وقت کی تحریک سنا کر فاروق کا خریدار بنائیں۔ تاکہ اسکی اشاعت ہندوستان سے نکلنے والے تمام اردو اخباروں سے بڑھ جائے۔ اور پھر اس کا چندہ سالانہ ڈھائی روپیہ سے بھی کم کرکے دو روپیہ کردیا جائے۔

اب صرف آپ کی توجہ کی ضرورت ہے اگر ہر ایک دوست جو فاروق کا خریدار ہے۔ یا فاروق کو پڑھتا ہے۔ ذرا سی توجہ اور محنت کرے۔ تو اسی سال کے اندر اندر فاروق کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے۔ جس کے بعد اس کا چندہ بھی کم ہوسکتا ہے۔ اور اس کے صفحات بھی بڑھائے جاسکتے ہیں۔ اور حکومت وقت پر بھی یہ اثر انداز ہوسکتا ہے۔ کہ تحریک جدید کا اخبار اتنا کثیر الاشاعت ہے جس کا مقابلہ ہندوستان کا کوئی اخبار پرتاب ملاپ یا اور کوئی پرچہ کثرت اشاعت میں نہیں کرسکتا۔ یہ ایک سیاسی پہلو ہے۔ جس پر مدبرین جماعت کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ واقعی اگر فاروق کی اشاعت ہزاروں تک ہوجائے۔ جو ناممکن نہیں۔ معمولی سی کوشش سے ہوسکتی ہے۔ تو اس کا اثر حکومت وقت پر کتنا گہرا ہوسکتا ہے۔ اٹھو۔ ہمت کرو۔ اور جماعت میں کثرت کے ساتھ فاروق کو پھیلا دو۔ (ایڈیٹر)

زکوٰۃ اپنے طور پر مت خرچ کرو امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور بھیجو

قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کی رو سے ضروری ہے۔ کہ جب امام وقت موجود ہو۔ تو زکوٰۃ اس کے حضور پیش کی جائے۔ مگر بعض احباب ہماری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو اپنے طور پر زکوٰۃ خرچ کردیتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ پس جملہ احباب نصاب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ زر زکوٰۃ مرکز میں بھیجا کریں۔ اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ اپنے غریب رشتہ داروں کو دینا چاہیں۔ تو وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے بذریعہ نظارت ہذا اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔ مگر اپنے طور پر بغیر اجازت امام تقسیم نہیں کرسکتے۔ کیونکہ زکوٰۃ پر زکوٰۃ دینے والے کا تصرف نہیں ہوتا۔ بلکہ امام وقت کا ہوتا ہے۔ اور وہی حسب ضرورت غرباء وغیرہ میں تقسیم کرسکتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

جس جماعت میں پچاس احمدی افراد ہوں وہاں قاضی مقرر کرو

نظارت امور عامہ کی طرف سے قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد پچاس سے زائد ہو۔ وہاں حسب قاعدہ ۸۳۰ (قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ) افراد جماعت کے تنازعات کے فیصلہ کے لئے قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ جن جماعتوں میں ابھی تک قاضی مقرر نہیں ہوئے۔ وہ فوراً اس عہدہ کے لئے کسی موزون دوست کا انتخاب کرکے اطلاع دیں۔ تاکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرکے منظوری حاصل کی جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب مکرر اعلان کرکے ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ تمام جماعتیں جہاں ابھی قاضی مقرر نہیں ہوئے۔ اس عہدہ کے لئے انتخاب کرکے آخر مئی ۳۹ء تک اطلاع دیں۔ یہ واضح رہے۔ کہ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہیں ہوسکتا۔ (ناظر امور عامہ)

ایک سوال کا جواب

(از مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری مولوی فاضل)

ایک دوست سلیم پور ضلع سیالکوٹ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو پیالہ (السقایۃ) اپنے بھائی کے سامان میں رکھ دیا تھا۔ اور اس طرح اپنے بھائی کو اپنے ہاں رکھ لیا۔ کیا یہ دھوکہ نہیں۔ حالانکہ انبیاء دھوکہ نہیں کیا کرتے؟

جواباً عرض ہے۔ کہ یہ تو درست ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو ان دنوں شاہی خزانہ کے انچارج اور تقسیم غلہ کے افسر اعلیٰ تھے۔ غلطی سے پانی پینے کے بعد وہ پیالہ اپنے بھائی کے اسباب میں رکھ دیا تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وجعل السقایۃ فی رحل اخیہ۔ لیکن یہ درست نہیں۔ کہ یہ دھوکہ تھا۔ کیونکہ قرآن مجید سے ہرگز ظاہر نہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عمداً ایسا کیا ہو۔ بلکہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کے قول وَ کذٰلک کدنا لیوسف سے ظاہر ہے۔ ان سے غلطی سے اور نادانستہ طور پر وہ پیالہ وہاں رکھا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام چاہتے تھے۔ کہ ان کا بھائی ان کے پاس رہے۔ مگر قانوناً رکھ نہ سکتے تھے۔ لیکن جب پیالہ ان کے سامان میں رکھا گیا۔ اور تلاشی پر برآمد بھی ہوگیا۔ تو ملک کے قانون کے مطابق وہ بھائی وہاں ٹھہرایا گیا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خواہش کو پورا کردیا۔ مگر اس میں ان کے ارادہ کا دخل نہ تھا۔ اسلئے یہ الٰہی تدبیر تھی۔ مگر چونکہ وہ پیالہ رکھا حضرت یوسف علیہ السلام نے تھا۔ گو غلطی سے رکھا تھا۔ بھول کر رکھا تھا۔ اسلئے فرمایا وجعل السقایۃ فی رحل اخیہ۔

غرض اس میں دھوکہ کا الزام کسی پر بھی عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک بزرگ۔ نبی کی بھول کے نتیجہ میں خیر وبرکت حاصل ہوگئی۔ ظاہر ہے۔ کہ بھول کر کوئی فعل کرنا دھوکہ نہیں کہلا سکتا۔

یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

بیعت کنندگان اندرون ہند ۹۶ تا ۱۳۶ بابت سنہ ۱۹۳۹ء

نمبر شمار	نام	ضلع
۹۶ تا ۹۹	کرم الدین صاحب مع اہل وعیال ۳ کس	گورداسپور
۱۰۰	امیر بی بی صاحبہ	〃
۱۰۱	صفیہ بیگم صاحبہ	〃
۱۰۲	محمد ابراہیم صاحب	〃
۱۰۳	سردار محمد صاحب	〃
۱۰۴	غلام رسول صاحب	〃
۱۰۵	غلام قادر صاحب	〃
۱۰۶	کریم خاں صاحب	〃
۱۰۷	میراں بخش صاحب	〃
۱۰۸	نذیر بیگم صاحبہ	〃
۱۰۹	رفیق احمد صاحب	〃
۱۱۰	فضل الدین صاحب	〃
۱۱۱	طالب حسن صاحب	〃
۱۱۲	خوجے خاں صاحب	〃
۱۱۳	محمد اسحاق صاحب	〃
۱۱۴	مراد علی صاحب	〃
۱۱۵	چراغ دین صاحب ولد جیون	〃
۱۱۶	سردار بی بی صاحبہ	〃
۱۱۷	فیروز الدین صاحب	〃
۱۱۸	محمد طفیل صاحب	〃
۱۱۹	مبارک احمد صاحب	〃
۱۲۰	علی محمد صاحب	〃
۱۲۱	فتح محمد صاحب	〃
۱۲۲	موہے شاہ صاحب	〃
۱۲۳	حسین بی بی صاحبہ	〃
۱۲۴	محمد شریف صاحب	〃
۱۲۵	طالمند صاحب	〃
۱۲۶	بھاگ صاحب	〃
۱۲۷	محمد حسین صاحب	〃
۱۲۸	دین محمد صاحب	〃
۱۲۹	محمد علی خاں صاحب	〃
۱۳۰	عبد الکریم صاحب	〃
۱۳۱	منگتا صاحب	〃
۱۳۲	شریفاں بی بی صاحبہ	〃
۱۳۳	مبارک علی صاحب	〃
۱۳۴	نذیر احمد صاحب	〃
۱۳۵	شیر محمد صاحب	〃
۱۳۶	عبد الغنی صاحب	〃

باقی آئندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

—— لنڈن ۱۳ مئی۔ آج یہاں کے ذمہ وار اخبارات میں اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ حکومت فرانس اور حکومت ترکی کے مابین مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ حکومت فرانس اسکندرونہ کا علاقہ ترکی کے حوالے کر دینے پر رضامند ہو گئی ہے۔

—— پیرس ۱۳ مئی۔ یہاں کے اخبارات کا بیان ہے۔ کہ ترکی نے روس کے علاوہ رومانیہ سے بھی معاہدہ کر لیا ہے۔

—— برلن ۱۳ مئی۔ جرمنی اور اطالیہ میں ترکی اور برطانیہ کے معاہدے پر مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ روما کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ترکی نے یہ معاہدہ کر کے سخت غلطی کی ہے۔ برلن کے ایک سرکردہ اخبار نے ترکی کو انتباہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اسے بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا۔

—— لندن ۱۳ مئی۔ لندن کے اخباروں کا بیان ہے۔ کہ حکومت ترکی نے عہد کر لیا ہے۔ کہ اگر جنگ کے وقت فلسطین اور مصر پر چڑھائی ہوئی تو حکومت ترکی ان ممالک کی حفاظت کرے گی۔

—— استنبول ۱۳ مئی۔ ترکی اخباروں نے ترکی اور برطانیہ کے معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ڈکٹیٹروں نے بلقان میں جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ اس نے ترکی کو موجودہ معاہدہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

—— فلسطین میں ہر ماہ ایک ہزار یہودیوں کو آباد ہونے کی اجازت ہے۔ آئندہ ماہ ایک ہزار میں سے ۱۸۰ یہودی کم کر دیئے جائیں گے۔

—— لنڈن ۱۲ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اٹلی اپنی فوجیں طرابلس میں جمع کر رہا ہے۔ جنرل فرانکو کی فوجیں بھی مراکش میں نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ اسلیئے ان کی طرف سے مصر پر حملہ کا خطرہ ہے۔ جوابی کارروائی کے لئے مصری اور برطانی فوجوں نے بھی نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔

—— انقرہ ۱۲ مئی معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی اور یونان مشترکہ طور پر ایک جنگی طیارہ خرید رہے ہیں۔ ان دونوں حکومتوں کے تعلقات پہلے سے زیادہ خوشگوار ہو گئے ہیں۔

—— لکھنؤ۔ ۱۳ مئی۔ شیعہ۔ سنی مصالحت کے لئے مسلسل کوشش ہو رہی ہے۔ لیکن تا حال کامیابی نہیں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یو۔ پی کی کانگرسی وزارت کا رویہ مصالحت کے حق میں نہیں۔ اور اسکی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ان دونوں فرقوں میں کشیدگی جاری رہے۔

—— حکومت حیدرآباد کے خلاف آریہ سماجی شورش جاری ہے۔ گذشتہ دنوں جیل میں چند آریہ سماجی شورش پسندوں کا انتقال ہو گیا۔ اور آریہ سماجی اخبارات اور لیڈروں نے اس سلسلہ میں خوب دل بھر کر جھوٹ بولا۔ اور بہتان طرازیاں کیں۔ حکومت حیدرآباد نے ان کے تمام بہتانوں کی تسلی بخش طور پر تردید کر دی ہے۔

—— لاہور ۱۳ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ سہ ماہی میں جو ۳۱ مارچ کو ختم ہوئی۔ پنجاب میں موٹروں کے ۲۶۱ حادثے ہوئے جن سے ۳۷۸ آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد ۶۵ تھی۔

—— لدھیانہ ۱۳ مئی۔ کل مسلم لیگ کے وفد کے ارکان کو جلوس کی صورت میں لیجایا جا رہا تھا۔ کہ مسلم لیگ۔ اور احرار کے حامیوں میں لڑائی ہو گئی۔ قریباً تیس آدمی مجروح ہوئے۔

—— چین و جاپان کی جنگ بدستور جاری ہے ۱۳ مئی کو جاپانی طیاروں نے چنگ کنگ پر پھر بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں ۳۰۰ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک چین میں دس لاکھ اشخاص ہلاک و مجروح اور ۶۰ لاکھ بچے بے خانماں ہو چکے ہیں۔

—— برلن ۱۳ مئی۔ جرمن اخبارات کا بیان ہے۔ کہ پولینڈ میں جرمنوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ پولشوں کا اقدام بے حد اشتعال انگیز ہے۔

—— آج کل جرمنی میں برطانیہ کے خلاف شدید پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔

—— ڈبلن ۱۲ مئی۔ آئرلینڈ میں جرمنی کی طرف سے زبردست پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ بہت سے اشتہارات اور ڈاکٹر گوئیبلز کے دستخط سے شائع شدہ مکتوب پکڑے گئے ہیں۔ حکومت آئرلینڈ ان کے متعلق مناسب کارروائی پر غور کر رہی ہے۔

—— انقرہ۔ ۱۴ مئی۔ ترکی اور انگلستان کے معاہدہ کے بعد اب توقع کی جاتی ہے۔ کہ ترکی اور فرانس اور روس اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہو جائے گا۔ لندن اور پیرس کے حلقوں میں اس خبر پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ مگر جرمنی میں اضطراب نمایاں ہے۔

—— لاہور ۱۸ مئی۔ آج پولیس نے ایک ہزار گداگروں کو میونسپل ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر کے عدالت میں چالان کیا۔ بعض کو پانچ پانچ روپیہ جرمانہ یا سات سات روز قید کی سزا دی گئی۔

—— لاہور۔ ۱۸ مئی۔ بیگار کے انسداد کے لئے حکومت پنجاب نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ ہر قریہ اور ہر گاؤں میں بذریعہ منادی یہ اعلان کرا دیا جائے۔ کہ کوئی شخص کسی سے اجرت ادا کئے بغیر کوئی کام نہیں لے سکتا۔ پس افتادہ اقوام کے بعض افراد اور دیہی افسروں سے اس امر کی تصدیق حاصل کی جائے۔ کہ یہ اعلان ہر شخص تک پہنچ چکا ہے۔ منادی کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے۔ کہ اخبارات کے اعلان ہر شخص تک نہیں پہنچ سکتے۔

—— لاہور۔ ۱۸ مئی۔ سرکاری اشتہارات کے لئے پہلے جو وائٹ لسٹ ہوتی تھی۔ اب حکومت نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔ اب ہر ایک اخبار میں سرکاری اشتہار شائع ہو سکیں گے۔ لیکن مختلف اخبارات کو اشتہار دینے کے لئے ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات بطور ایجنٹ کام کریں گے۔ یہ تبدیلی اسلئے کی گئی ہے۔ کہ حکومت کے روپیہ کا تجارتی نقطۂ نگاہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔

—— گوجرانوالہ ۱۸ مئی۔ ایک قریبی گاؤں میں ایک شخص نے گندم کے ایک کھلیان کو آگ لگا دی۔ دیہاتیوں نے تعاقب کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ اور زندہ کو جلتے ہوئے کھلیان میں پھینک دیا۔ جس سے اسکی موت واقع ہو گئی۔

تحریک جدید کا دواخانہ

معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ میں فتور آ چکا ہو۔ تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے اور جسم کی نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اور غذا ہضم ہو کر جزو بدن بننے لگتی ہے دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔ قیمت بیس روز کی خوراک عہ
ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ۔ زینت محل دہلی

دردِ گردہ یا گردہ کی پتھری

یہ دونوں نام دراصل ایک ہی بیماری کے ہیں۔ جب گردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو صرف پیدا ہو جانے سے چنداں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ہاں اس قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ گردوں کی جگہ پر ذرا بوجھ سا ہے۔ (گردوں کا مقام کمر سے ذرا اوپر ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقع ہے) جن کے گردوں میں پتھری ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یا کبھی کبھی قبض ہو جاتا ہے یعنی پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔ دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو کمر میں درد بھی رہتا ہے۔ گرم اور ترش چیزیں یعنی گوشت۔ سرخ مرچ اچار وغیرہ کھانے سے اور گرم موسم میں سفر کرنے سے پیشاب جل کر آتا ہے۔ اور بعض کو ریت سی چیز پیشاب میں خارج ہوتی ہے لیکن جب پتھری سے چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر پیشاب کی نالیوں میں پھنس جاتا ہے۔ تو پھر خدا کی پناہ۔ شدت سے درد ہوتا ہے۔ جو برداشت سے باہر ہوتا ہے۔ اسی کا نام دردِ گردہ یا قولنج گردہ ہے۔

علاج۔ ڈاکٹروں میں تو یہی مشہور ہے۔ کہ اپریشن سے پتھری نکال دی جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جان کا خطرہ اور خرچ زیادہ۔

ہمارا طرزِ علاج:۔

"پتھری توڑ عـ۱"

یہ ایک خاص دوا ہے۔ جو اس بیماری کا کامیاب علاج ہے۔ اس کے استعمال سے پتھری گھل کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ساری خارج ہو جاتی ہے۔ اور گردے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا تلخ اور بدمزا نہیں۔ قدرے نمکین ہے۔ جو آسانی سے کھائی جاتی ہے۔ تین ماہ تک کھانی چاہیئے۔ تین ماہ کی دوا کی قیمت چھ روپے ہے۔ اور اگر قبض بھی ہو۔ تو "قبض کشا گولیاں عـ۱" کا استعمال کریں۔ ۶۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ۔

دواخانہ و مطب حکیم مولوی نظام الدین مبلغ ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

قادیان سے جو چیز یا دوائی منگوانی ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں۔ بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال کی جائیگی:۔

مینجر فاروق ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور